امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب بنام

نصابِ مسائلِ نماز

(سوالاً جواباً)

مرتب
مولانا ابوشفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری



آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

- اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!
- حصولِ علم کے ذرائع
- چندے کے مسائل
- شرائطِ نماز
- فرائضِ نماز
- واجباتِ نماز
- مفسداتِ نماز
- مکروہاتِ نماز
- مسائلِ سجدۂ سہو
- امامت کی شرائط
- اقتداء کی شرائط
- مسائلِ نمازِ جمعہ
- مسائلِ نمازِ عیدین
- مسائلِ معذورِ شرعی
- جماعت کا ایک اہم مسئلہ
- مسائلِ شرعی مسافر
- مسائلِ نمازِ جنازہ
- مسائلِ سجدۂ تلاوت
- مسائلِ اذان و اقامت
- مسائلِ لقمہ
- چاند کب نکلے گا؟



مکتبہ دار السنہ دہلی

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ ﷺ و علی الك و اصحابك یا حبیب اللہ ﷺ

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب بنام

نِصاب مَسائلِ نَماز

سوالاً جواباً

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

- ☆...اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!
- ☆...حصولِ علم کے ذرائع
- ☆...چندے کے مسائل
- ☆...شرائطِ نماز
- ☆...فرائضِ نماز
- ☆...واجباتِ نماز
- ☆...مفسداتِ نماز
- ☆...مکروہاتِ نماز
- ☆...مسائلِ سجدۂ سہو
- ☆...امامت کی شرائط
- ☆...اقتداء کی شرائط
- ☆...مسائلِ نمازِ جمعہ
- ☆...مسائلِ نمازِ عیدین
- ☆...مسائلِ معذورِ شرعی
- ☆...جماعت کا ایک اہم مسئلہ
- ☆...مسائلِ شرعی مسافر
- ☆...مسائلِ نمازِ جنازہ
- ☆...مسائلِ سجدۂ تلاوت
- ☆...مسائلِ اذان و اقامت
- ☆...مسائلِ لقمہ
- ☆...چاند کب نکلے گا؟

مرتب

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

کتاب کانام	:	نصاب مسائلِ نماز
مرتب	:	مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
نظرِ ثانی	:	آفتاب اشرفی
صفحات	:	80
تعداد	:	1100
سن طباعت	:	JUNE 2023
ناشر	:	مکتبہ دار السنہ اردو مارکیٹ مٹیا محل جامع مسجد دہلی(110006)
		رابطہ نمبر:+918808693818

فہرست

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ ﷺ و علی الك و اصحابك یا حبیب اللہ ﷺ

درود شریف کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔(نَسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

علم حاصل کرو!

قرانِ مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس فرمان: ''وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا'' **ترجمۂ کنزالایمان:** اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔(پ۱، البقرۃ ۳۱) کے تحت حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اپنی مایہ ناز تفسیر ''تفسیر کبیر''میں لکھتے ہیں:

سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے محوِ گفتگو تھے کہ آپ پر وحی آئی کہ اس صحابی کی زندگی کی ایک ساعت (یعنی گھنٹہ بھر زندگی) باقی رہ گئی ہے، یہ وقت عصر کا تھا، رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم نے جب یہ بات اس صحابی رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے مضطرب ہو کر التجا کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو اِس وقت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: ''علمِ دین سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ''۔ چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ عنہ علم سیکھنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے پہلے ہی اُن کا انتقال ہو گیا۔ راوی فرماتے ہیں: کہ اگر علم سے افضل کوئی شے ہوتی تو رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم اسی کا حکم ارشاد فرماتے۔(تفسیر کبیر، ج۱، ص ۴۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات ملتی ہے، جو خوش نصیب مسلمان علم دین سیکھتا ہے اس پر رحمتِ خداوندی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے، اور طالبِ علم کی رضا حاصل کرنے کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالِم کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالِم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر، اور علما انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث و جانشین ہیں۔

اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!

میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیٔ دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: ''میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل صرف و صرف دنیوی علوم ہی کی طرف ہماری اکثریت کا رجحان ہے، علمِ دین کی طرف بہت ہی کم میلان ہے، حدیث پاک میں ہے: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ'' یعنی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ، ج۱، ص۱۴۶، حدیث: ۲۲۴)

اس حدیثِ پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جو کچھ فرمایا اس کا آسان لفظوں میں مختصراً خلاصہ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: ''سب میں اولین واہم ترین فرض یہ ہے کہ بنیادی عقائد کا علم حاصل کرے جس سے آدمی صحیح العقیدہ سنّی بنتا ہے اور جن کے انکار و مخالفت سے کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے، اس کے بعد مسائلِ نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفسدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نماز صحیح طور پر ادا کر سکے، پھر جب رمضان المبارک کی تشریف آوری ہو تو روزوں کے مسائل، مالک نصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مسائل، صاحبِ استطاعت ہو تو مسائل حج، نکاح کرنا چاہے تو اس کے ضروری

مسائل، تاجر ہو تو خرید و فروخت کے مسائل، مزارع یعنی کاشتکار (اورز میندار) کھیتی باڑی کے مسائل، ملازم بننے اور ملازم رکھنے والے پر اجارہ کے مسائل، وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اوراسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقل و بالغ، مرد و عورت پر اس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اسی طرح ہر ایک کے لئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے، نیز مسائل قلب (یعنی باطنی مسائل) جو کہ فرائضِ قلبیہ (یعنی باطنی فرائض) ہیں مثلاً عاجزی و اخلاص اور توکل وغیرہا اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مثلاً تکبر، ریاکاری، حسد وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ۔ج۲۳، ص۶۲۴`۶۲۳۔ماخوذاً)

حصولِ علم کے ذرائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علم دین کے حصول کے لئے متعدد ذرائع ہیں مثلاً: (۱)۔۔۔دعوتِ اسلامی کے تحت جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ یا کسی سنی دارالعلوم کے شعبہ درسِ نظامی میں داخلہ لے کر با قاعدہ طور پر علم دین حاصل کرنا۔ (۲)۔۔۔علمائے کرام کی صحبت اختیار کرنا۔ (۳)۔۔۔دینی کتب کا مطالعہ کرنا۔ (۴)۔۔۔علمائے کرام مثلاً امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات اور مدنی مذاکرہ سننا۔ (۵)۔۔۔راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں کا مسافر بننا وغیرہا۔ ہم ان میں سے جتنے زیادہ ذرائع اپنائیں گے ان شاءاللہ عزوجل اسی قدر ہمارے علم میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

علم سیکھنے کا جذبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب علم دین سیکھنے اور مسائل ضروریہ کی اہمیت ہم پر آشکار ہوتی ہے تو بعض اوقات یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جو کچھ علوم و مسائل ہیں سب کے سب ایک دم ہمیں حاصل ہو جائیں، ایسا ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اولیاء اللہ کی کرامت سے تو یقیناً حق ہے مگر عام مسلمانوں کو ظاہری اسباب اختیار کرتے ہوئے بتدریج علم حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے، اوران کے لئے یہی زیادہ مؤثر ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ درجہ میں اساتذہ روزانہ تھوڑا سبق دیا کرتے ہیں، طلبہ سمجھ کر یاد کرتے اور امتحانات میں اچھی کامیابی حاصل کرتے ہیں اس کے بر عکس وہ طلبہ بھی ہوتے ہیں جو سبق میں حاضر نہ رہیں، امتحان کے وقت یک مُشْت

پوری کتاب کا رٹا لگائیں گے، اب اگرچہ وہ امتحان میں کامیاب ہو بھی جائیں مگر وہ صلاحیت حاصل نہیں کر پاتے جو روزانہ کے سبق پڑھنے والے طالب علم کو حاصل ہوتی ہیں۔ اِسی نوعیت کا ایک سوال فتاوی رضویہ شریف میں سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کیا گیا جس میں سائل نے تمام ضروری مسائل یک دم پوچھ لئے، اس پر آپ نے سائل کو علم دین حاصل کرنے کی ترغیب دلائی اور ساتھ ہی نماز کے ضروری احکام بھی ارشاد فرمائے، سوال مع جواب ملاحظہ کیجئے چنانچہ **فتاوی رضویہ جلد۷ صفحہ ۳۰۶** پر ہے:

نماز میں فرض واجب یا سنت مؤکدہ کے ترک کا حکم

سوال: وضو، نماز، غسل، جماعت، لباس، نماز جنازہ، کفن، دفن، نکاح وغیرہ میں کتنے کتنے اور کون کون سے فرض، سنت، مستحب، واجب ہیں جس کے ترک سے نماز فاسد یا مکروہ تنزیہی یا تحریمی یا کہ بطور دہرانے کے یا سجدۂ سہو کے قابل ہو جاتی ہے یا کیا چیز ترک ہو جس سے امام نے دوبارہ جماعت شروع کی تو اب اور نئے آدمی شامل نہیں ہوسکتے ہیں اور کس ترک کے سبب سے اب نئے آدمی شامل ہو سکتے ہیں، اسی طرح غسل، جماعت، لباس، کفن، دفن، نکاح سب کا حال علیحدہ علیحدہ ترتیب وار تحریر فرمایا جائے؟

الجواب: اعلی حضرت علیہ رحمۃ اللہ العزت فرماتے ہیں: اس سوال کا جواب اگر مُفَصَّل (یعنی تفصیل سے) لکھا جائے تو کم از کم دو ہزار ورق ہوں گے، سائل کو چاہئے علم سیکھے یہ باتیں آجائیں گی۔ فرض کے ترک سے نماز فاسد ہوتی ہے اور واجب کے ترک سے مکروہ تحریمی اور سنت مؤکدہ کا ترک بہت برا ہے اور غیر مؤکدہ کے ترک سے مکروہ تنزیہی اور مستحب کے ترک سے غیرِ اَوْلیٰ۔ فرض کے ترک میں (نئے سرے سے دوبارہ) پڑھنا فرض ہے کہ پہلی نماز اصلاً نہ ہوئی اور (جب جماعت دوبارہ ہو تو) اسی صورت میں نئے آدمی شامل ہو سکتے ہیں اور واجب بھول کر چھوٹا تو سجدۂ سہو کا حکم ہے اور قصداً چھوڑا یا بھول کر چھوٹا تھا مگر سجدۂ سہو نہ کیا تو اعادہ واجب ہے اور سنت کے ترک میں (اعادہ) سنت اور مستحب کے ترک میں مستحب اور ان سب صورتوں میں (یعنی واجب، سنت یا مستحب کی وجہ سے دوبارہ جماعت ہو تو اس جماعت میں) نئے آدمی شامل نہیں ہو سکتے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (فتاوی رضویہ جلد۷ ص۳۰۶)

مسائلِ نماز سیکھنے کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انہیں ضروری مسائل کی معلومات حاصل کرنے اور سمجھ کر کسی کو سنا دینے کی ترغیب میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ ۷۲ نیک اعمال میں سے **نیک عمل نمبر ۷۲** میں ہے: کیا آپ نے بہار شریعت یا نماز کے احکام سے پڑھ یا سن کر اپنے وضو، غسل اور نماز درست کر کے کسی سنی عالم یا ذمہ دار مبلغ کو سنا دئے ہیں؟

اس نیک عمل پر عمل کرنے والے عاشقان رسول اور نماز میں منصب امامت کی خواہش رکھنے والوں کے لئے ضروری مسائل پر مشتمل **"نصاب مسائلِ نماز"** اِس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ نصاب مسائلِ نماز میں ان ضروری مسائل کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جن کا سیکھنا ہر مسلمان خصوصاً ائمۂ مساجد کے لئے نہایت ضروری ہے، ابتداءً مسجد، چندہ اور وقف کی اَملاک سے متعلق شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے کتب و رسائل سے چند احکام اور آداب پیش خدمت ہیں تاکہ امام و مؤذن صاحبان کے علاوہ بھی جو اسلامی بھائی مساجد سے کسی طرح وابستہ ہیں وہ ان احکام کو سیکھیں اور ان کا خیال رکھیں۔ **"نصاب مسائلِ نماز"** کو صرف ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیے، لکھے ہوئے مسائل کو یاد کیجئے، اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھ کر سنائیے، کوئی بھی مسئلہ محض اپنی اٹکل سے سمجھنے اور سمجھانے کے بجائے دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی) اور علمائے اہلسنت سے مربوط رہیے۔ اس کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً پیش آنے والے مسائل پڑھ کر یا سن کر سمجھے ہوئے کی تصدیق کروالیجئے تاکہ درست مسائل ہی معلوم ہو سکیں۔

تفصیلا نماز کے مسائل جاننے کیلئے فتاوی رضویہ شریف کی جلد نمبر ۲ تا ۸ اور بہار شریعت جلد اول کا حصہ: ۲، ۳، ۴، نیز امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے اس موضوع پر کتب و رسائل بالخصوص "نماز کے احکام" مطالعہ فرمائیے۔

مسجد کا پانی

سوال: کیا مسجد کا پانی گھروں یا دوسری کسی جگہ استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: مسجد کے سقائے یا حوض جو اہلِ جماعتِ مسجد کی طہارت کو بھرے جاتے ہیں اگر مالِ وقف سے بھرے گئے ہوں تو مطلقاً جب تک ابتدا اسے واقف (یعنی وقف کرنے والے) کی اجازت ثابت نہ ہو اور نہ کسی نے اپنی ملک سے بھروائے ہوں تو بے اس کی اجازتِ قدیم خواہ جدید کے گھروں میں ان کا پانی اگرچہ طہارت ہی کے لئے لے جانا روا نہیں، طہارت ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔ (خصوصاً) جاڑوں (سردیوں) میں کہ سقائے گرم کئے جاتے ہیں بعض لوگ گھروں میں پانی لے جاتے ہیں اس میں بہت احتیاط چاہئے کہ غالباً بے صورتِ جواز واقع ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد ۲، کتاب الطہارۃ، ص ۴۹۰)

(لہذا جب یقینی طور پر معلوم ہو کہ اس پانی کو ذاتی استعمال کر سکتے ہیں تو ہی استعمال کیجیے۔)

مسجد کے چندے کے مصارف

سوال: مسجد کے نام پر کیا ہوا چندہ کیا گیارہویں شریف کی نیاز کے کھانے پر صرف کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی مسجد کا قدیم سے عرف چلتا آرہا ہے تو گیارہویں شریف اس مسجد کے چندے سے کر سکتے ہیں ورنہ نہیں کر سکتے۔ چندے کا اصول یہ ہے کہ جس مدّ (یعنی عنوان) میں وصول کیا اس کے علاوہ کسی اور مد میں استعمال کرنا گناہ ہے۔

سوال: مسجد کے صندوقچے کا جمع شدہ چندہ نیز جمعہ یا بڑی راتوں کو مسجد کے لئے جو چندہ ملتا ہے وہ کس طرح استعمال کیا جائے؟

جواب: مسجد کے نام پر ملا ہوا چندہ وہاں کے عرف (یعنی رواج) کے مطابق استعمال کرنا ہوگا مثلاً امام، مؤذن اور خادم کی تنخواہیں، مسجد کی بجلی کا بل، عمارتِ مسجد یا اس کی اشیا کی حسبِ ضرورت مرمت، ضرورتِ مسجد کی چیزیں مثلاً لوٹے، جھاڑو، پائیدان، بتی پنکھے، چٹائی وغیرہ۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ایک مبارک فتوے کا اقتباس غور سے ملاحظہ فرمائیے

ان شاءاللہ عزوجل اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔چنانچہ فرماتے ہیں: یہاں حکمِ شرعی یہ ہے کہ اوقاف(یعنی وقف کی ہوئی چیزوں) میں پہلی نظر شرطِ واقف(یعنی وقف کرنے والے کی شرط) پر ہے (کہ)یہ زمین ودکانیں اس نے جس غرض کے لئے مسجد پر وقف کی ہوں ان میں صرف کیاجائے گااگرچہ وہ افطاری وشیرینی وروشنیٔ ختم (شریف) ہو،اور اس کے سوادوسری غرض میں اس کا صرف کرنا حرام حرام سخت حرام،اگرچہ وہ بنائے مدرسہ دینیہ ہو۔واقف کی شرط ایسے ہی واجب العمل ہے جیسے شارع کی نص(یعنی قرآن وحدیث کا حکم) حتیٰ کہ اگراس نے صرف تعمیرِ مسجد کے لئے (رقم)وقف کی تومرمتِ شکست وریخت (یعنی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت) کے سوامسجد کے لوٹے چٹائی میں بھی صرف نہیں کرسکتے (اور) افطاری وغیرہ (تو) درکنار،اور اگر مسجد کے مصارف رائجہ فی المساجد(یعنی مسجدوں میں جن چیزوں میں خرچ کرنے کاعرف ہوان) کے لئے وقف ہے توبقدر معہود(یعنی عرف کی مقدار میں) شیرینی وروشنیٔ ختم(شریف) میں صرف (یعنی خرچ کرنا) جائز(مگر) افطاری ومدرسہ میں ناجائز،نہ اسے تنخواہ مدرسین وغیرہ میں صرف کرسکتے ہیں کہ یہ اشیاء مصارفِ مسجد(یعنی مسجد کے اخراجات) سے نہیں۔جب خود واقف کے لئے اِحداث(یعنی نئ چیز شروع کرنا) وقف میں جائز نہیں تو محض اجنبی شخص کے لئے کیسے جائز ہو سکتاہے اور اگر اس نے ان چیزوں کی بھی صراحت(یعنی واضح لفظوں میں) اجازت شرائطِ وقف میں رکھی یا مصارف خیر کی تعمیم (تَعْ۔مِیْم) کر دی(یعنی ہر قسم کا اچھاکام کرسکتے ہیں یہ کہہ دیا) یایوں کہاکہ دیگر مصارفِ خیر حسب صواب دید متوّلی(یعنی متولی کو دیگر بھلائی کے مصارف میں خرچ کرنے کے کلی اختیارات دئے) توان میں بھی مطلقاًیاحسبِ صواب دید متوّلی (یعنی متولی کی صواب دید کے مطابق) صرف ہو سکے گا۔غرض ہر طرح اس کی شرائط کا اِتباع کیا جائے گااور اگر شرائط معلوم نہیں تواس کے متولیوں کاقدیم(یعنی شروع ہی) سے جو عمل درآمد رہااس پر نظر ہو گی،اگرہمیشہ سے افطاری وشیرینی وروشنیٔ ختم (شریف) کل یا بعض میں صرف ہوتارہا(تو)اس میں اب بھی ہو گاورنہ اصلاً نہیں اور اِحداث مدرسہ (یعنی نیامدرسہ بنانا) بالکل ناجائز۔قدیم سے ہونے کے یہ معنی ہیں

کہ اس کا حُدُوث (یعنی وجود میں آنا) معلوم نہ ہو اور اگر معلوم ہے کہ یہ بلاشرط بعد کو حادث ہوا (یعنی پہلے نہ تھا بعد میں جاری ہوا) تو قدیم نہیں اگرچہ سوبرس سے ہو۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۶، ص۴۸۶،۴۸۵)

آداب مسجد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجدِّدِ دین وملت، الشاہ، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ملفوظات شریفہ سے بعض آدابِ مسجد پیشِ خدمت ہیں:

۞ مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔

۞ وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک بھی پانی کی چھینٹ فرشِ مسجد پر نہ گرے۔

(یاد رکھئے! اعضائے وضو سے وضو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجد پر گرانا، ناجائز ہے)

۞ مسجد کے ایک درجے سے دوسرے درجے کے داخلے کے وقت (مثلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے حتیٰ کہ اگر صف بچھی ہو اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فرش مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خطیب جب منبر پر جانے کا ارادہ کرے، پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اترے تو (بھی) سیدھا قدم اتارے۔

۞ مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیئے اور نہ ہو تو حتی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو، خصوصاً مجلس میں یا کسی معظم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذیبی ہے۔

حدیث میں ہے، "ایک شخص نے دربارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ڈکار لی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہم سے اپنی ڈکار دور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مدت تک بھوکے رہیں گے۔" (شرح السنۃ، ج۷ ص۲۹۴، حدیث:۲۹۴۴)

۞ جماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہئے۔ اگر چہ مسجد سے باہر تنہا ہو کیونکہ یہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جماہی جب آئے حتیٰ الامکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالیں اور اس طرح بھی نہ رکے تو حتی الامکان منہ کم کھولیں اور الٹا ہاتھ الٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چونکہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں لہذا جماہی آئے تو یہ تصور کریں کہ "انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جماہی نہیں آتی۔" ان شاء اللہ عزوجل فوراًرک جائے گی۔

۞ تمسخر (یعنی مسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے مسجد میں سخت ناجائز۔

۞ مسجد میں ہنسا منع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تبسم میں حرج نہیں۔

۞ مسجد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسمِ گرما میں لوگ پنکھا جھلتے جھلتے پھینک دیتے ہیں یا لکڑی، چھتری وغیرہ رکھتے وقت دور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اس کی ممانعت ہے۔ غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (مسجد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں، اسی طرح چادر یارومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو)۔

۞ مسجد میں حدث (یعنی ریح خارج کرنا) منع ہے ضرورت ہو تو (جو اعتکاف میں نہیں وہ) باہر چلے جائیں۔ لہذا معتکف کو چاہئے کہ ایام اعتکاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اِخراج ریح کی حاجت نہ ہو۔ کہ معتکف اس کے لئے باہر نہ جاسکے گا۔ (البتہ احاطۂ مسجد میں موجود بیت الخلاء میں ریح خارج کرنے کے لئے جاسکتا ہے)۔

۞ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خلاف آدابِ دربار ہے۔ حضرت سیدنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی مسجد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجد سے ہاتف نے آواز دی، "ابراہیم! بادشاہوں کے حضور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟" معاً (یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقت انتقال ہی پھیلے۔

(چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اٹھاتے اور لٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں اور پیشاب (یعنی پوٹی کرواتے) وقت بھی ضروری ہے کہ ان کا رخ قبلہ کی طرف نہ ہو)

۞ استعمالی جوتا مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔ (ملفوظات اعلی حضرت، حصہ دوم، ص ۳۲۳)

مسجدیں خوشبودار رکھئے!

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: حضور پر نور، شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ صاف اور خوشبودار رکھی جائیں۔" (ابو داؤد، ج۱، ص ۱۹۷، حدیث: ۴۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا مسجدیں بنانا اور انہیں عود و لوبان اور اگربتی وغیرہ سے خوشبودار رکھنا کارِ ثواب ہے۔ مگر مسجد میں دیا سلائی (یعنی ماچس کی تیلی) نہ جلایئے کہ اس سے بارود کی بدبو نکلتی ہے اور مسجد کو بدبو سے بچانا واجب ہے۔ اتنی دور باہر سے لوبان یا اگربتی وغیرہ سلگا کر مسجد میں لایئے کہ بارود کا بدبودار دھواں اندر نہ آنے پائے، اگربتیوں کو کسی بڑے طشت وغیرہ میں رکھنا ضروری ہے تاکہ اس کی راکھ مسجد کے فرش وغیرہ پر نہ گرے۔

منہ میں بدبو ہو تو مسجد میں جانا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے یعنی ابھی خواہش باقی ہو ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر کھاتے رہے اور وقت بے وقت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پزے، آئسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، جس سے پیٹ خراب ہو گیا اور خدانخواستہ "گندہ دہنی" یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت امتحان ہو جائے گا، کیونکہ منہ سے بدبو آتی ہو تو مسجد کا داخلہ حرام ہے، یہاں تک کہ جس وقت منہ سے بدبو آ رہی ہو اس وقت باجماعت نماز پڑھنے کے لئے بھی مسجد میں آنا گناہ ہے۔ چونکہ فکر آخرت کی کمی کے باعث لوگوں کی بھاری اکثریت میں کھانے کی حرص زیادہ اور آج کل ہر طرف "فوڈ کلچر" کا دور دورہ ہے، اس وجہ سے ایک تعداد ہے جن کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ (میرے شیخِ طریقت، امیر

اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں)"مجھے بارہا کا تجربہ ہے کہ جب کوئی منہ قریب کرکے بات کرتا ہے تو اس کے منہ کی بدبو کے سبب سانس روکنا پڑتا ہے"۔

بعض اوقات امام و مؤذن کو بھی گندہ دہنی کا مرض ہو جاتا ہے، ایسا ہو تو انہیں فوراً چھٹیاں لے کر علاج کروانا چاہیئے، کیونکہ منہ میں بدبو ہونے کی صورت میں مسجد کے اندر داخل ہونا حرام ہے۔ افسوس! بدبودار منہ والے کئی افراد معاذاللہ عزوجل مسجد کے اندر معتکف بھی ہو جاتے ہیں۔ رمضان المبارک میں کباب سموسے اور دیگر تلی ہوئی چیزیں اور طرح طرح کی مُرغّن غذائیں ٹھونس ٹھانس کر کھانے کے سبب منہ کی بدبو کے مریضوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ سادہ غذا اور وہ بھی بھوک سے کم کھائے اور ہاضمہ درست رکھے۔ صرف منہ ہی کی بدبو نہیں ہر طرح کی بدبو سے مسجد کو بچانا واجب ہے۔

منہ میں بدبو ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے

فتاوی رضویہ جلد ۷ صفحہ ۳۸۴ پر ہے: منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجد جانا حرام ہے جب تک منہ صاف نہ کرلے اور دوسرے نمازی کو ایذا پہنچانی حرام ہے اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو تو بھی بدبو سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فرشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (مسلم، ص ۲۸۲، حدیث: ۵۶۴)

بدبودار مرہم لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: جس کے بدن میں بدبو ہو کہ اس سے نمازیوں کو ایذا ہو مثلاً معاذاللہ گندہ دہن (یعنی جس کو منہ سے بدبو آنے کی بیماری ہو)، گندہ بغل (یعنی جس کو بغل سے بدبو آنے کا مرض ہو) یا جس نے خارش وغیرہ کے باعث گندھک ملی یا کوئی سا بدبودار مرہم یا لوشن لگایا ہو، اسے بھی مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔ (فتاوی رضویہ مخرجہ، ج۸، ص۷۲)

کچی پیاز کھانے سے بھی منہ بدبودار ہو جاتا ہے

کچی مولی، کچی پیاز، کچا لہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی بو ناپسند ہو اسے کھا کر مسجد میں اس وقت تک جانا جائز نہیں جب تک کہ ہاتھ منہ وغیرہ میں بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث شریف

میں ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے پیاز، لہسن یا گندنا (لہسن سے مشابہ ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب ہر گز نہ آئے۔ اور فرمایا: اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی بو دور کر لو۔ (مسلم، ص ۲۸۲، حدیث: ۵۶۴)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمتہ اللہ القوی فرماتے ہیں: مسجد میں کچا لہسن اور کچی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ بو باقی ہو۔ اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بو ہو جیسے گَنْدَنَا (یہ لہسن سے ملتی جلتی ترکاری ہے) مولی، کچا گوشت اور مٹی کا تیل، وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بو اڑتی ہو، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دہنی کا عارضہ (یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی بدبودار دوا لگائی ہو تو جب تک بو منقطع (یعنی ختم) نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔ (بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۵۴)

مدنی پھول

❁ ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلف پر فرض عین ہے۔ ❁ اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ۔ ❁ اور سورہ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجب عین ہے۔ ❁ بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے ❁ اور حاجت سے زائد سیکھنا حفظ جمیع قرآن سے افضل ہے۔

الحمد لله اللطيف و الصلوة و السلام على رسوله الشفيق اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم

الصلوة و السلام عليك يا رسول الله ﷺ وعلى الك و اصحابك يا حبيب الله ﷺ

نِصَابِ مَسَائِلِ نَماز

(سوالاً جواباً)

سوال: نماز کی شرائط کتنی اور کون کون سی ہیں؟

جواب: نماز کی 6 شرائط ہیں:

(۱)۔۔۔طَہارت (۲)۔۔۔سَترِ عورَت (۳)۔۔۔اِستِقبالِ قِبلہ

(۴)۔۔۔وقت (۵)۔۔۔نِیَّت (۶)۔۔۔تکبیرِ تَحریمہ۔

نماز کی شرط "طہارت"

سوال: طہارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: طہارت سے مراد "نمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا"۔ (نماز کے احکام ص ۱۹۳)

مسائلِ وضو

سوال: وضو کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟ مختصر وضاحت بھی کیجئے۔

جواب: وضو کے چار فرائض ہیں:

(۱)۔۔۔**چہرہ دھونا:** ✿ طول (یعنی لمبائی) میں شروعِ پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی تک اور عرض (یعنی چوڑائی) میں ایک کان سے دوسرے کان تک چہرہ ہے اس حد کے اندر جِلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ ✿ کنپٹی پر (یعنی رخسار اور کان کے بیچ میں) اگر گھنے بال ہوں تو بالوں کا ورنہ صرف کھال کا دھونا فرض ہے۔ ✿ مونچھوں یا بھوؤں یا بُچّی (یعنی نیچے کے ہونٹھ اور ٹھوڑی کے بیچ) کے بال (اگر ایسے) گھنے ہوں کہ (ان کے نیچے کی) کھال بالکل دکھائی نہ دے تو جِلد کا دھونا فرض نہیں (صرف) بالوں کا دھونا فرض ہے، اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جِلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ ✿ اگر مونچھیں بڑھ

کر لَبوں (ہونٹوں) کو چھپالیں تو اگر چہ گھنی ہوں، مونچھیں ہٹا کر لَب کا دھونا فرض ہے۔ ❁ داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے (حلقے) میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۲۸۹، ۲۸۸)

(۲)۔۔۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا: ❁ اگر کُہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذَرّہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وُضو نہ ہو گا۔ ❁ ہر قسم کے جائز، ناجائز گہنے، چھلّے، انگوٹھیاں، کنگن وغیرہ اتنی تنگ (ٹائٹ) ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اُتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہِلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈِھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔ ❁ ہاتھ کی زائد انگلی کا دھونا بھی فرض ہے۔

(۳)۔۔۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا: ❁ مسح کرنے کے لئے ہاتھ تَر ہونا چاہیئے، خواہ ہاتھ میں تَری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔ ❁ کسی عُضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تَری باقی رہ جائے وہ دوسرے عُضْوْ کے مسح کے لئے کافی نہ ہو گی۔ ❁ سر پر بال نہ ہوں تو جِلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چَوتھائی کا مسح فرض ہے۔ ❁ عمامے، ٹوپی، دُوپٹے پر مسح کافی نہیں۔ ہاں اگر ٹوپی، دُوپٹا اتنا باریک ہو کہ تَری پُھوٹ کر چوتھائی سر کو تَر کر دے تو مسح ہو جائے گا۔

(۴)۔۔۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا: ❁ جس چیز کی آدمی کو عُموماً یا خُصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت واِحتیاط (یعنی اس چیز سے اپنے جسم کو بچائے رکھنے میں) حَرَج ہو، ناخنوں کے اندر یا اُوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر لگے رہ گئے اگر چہ جرم دار ہو، اگر چہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگر چہ سَخت چیز ہو وُضو ہو جائے گا، جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لئے آٹا، رنگریز کے لئے رنگ کا جرم (یعنی جسم یا تہہ)، عورتوں کے لئے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لئے روشنائی کا جرم، مزدور کے لئے گارا مٹی، عام لوگوں کے لئے کوئے

(یعنی آنکھوں کے کنارے) یا پلک میں سُرمہ کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہا۔

سوال: کسی عضو کو دھونے کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: کسی عُضو (عُضْ۔وْ) کو دھونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ اُس عُضْوْ کے ہر حصّے پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک قَطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے، اور نہ اِس طرح وُضو یا غسل ادا ہو گا۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۲۱۸، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۸۸)

سوال: مستعمل پانی کسے کہتے ہیں؟

جواب: ۞ اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی کا پَورا یا ناخُن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو جان بوجھ کر یا بھول کر دَہ در دَہ (یعنی سو ہاتھ، یا پچیس گز، یا دو سو پچیس فٹ) سے کم پانی (مَثَلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی مستعمل (یعنی استعمال شُدہ) ہو گیا اور اب وُضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ ۞ اِسی طرح جس پر غُسل فرض ہو اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصّہ پانی سے چُھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا۔ ہاں! اگر دُھلا ہاتھ یا دُھلے ہوئے بدن کا کوئی حصّہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۳۳)

سوال: نواقضِ وضو سے کیا مراد ہے؟ نیز چند نواقضِ وضو کی تفصیل بیان کیجئے۔

جواب: ۞ نواقضِ وضو سے مراد وہ کام اور چیزیں ہیں جن سے وُضُو ٹوٹ جاتا ہے مثلاً: خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا۔ ۞ گوشت میں انجکشن لگانے میں صِرف اُسی صورت میں وُضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے۔ ۞ جب کہ نَس کا انجکشن لگا کر پہلے اُوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہٰذا وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ۞ آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وُضو بھی توڑ دے گا۔ ۞ چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہہ گیا تو وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ ۞ کھانے، پانی یا صَفْرا

(یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وہ قے جو منہ بھر ہو وُضو کو توڑ دیتی ہے۔ ✿ رُکوع و سُجُود والی نَماز میں بالغ نے قَہقَہہ لگا دیا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وُضو بھی گیا اور نَماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صِرف خود سنا تو نَماز گئی وُضو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وُضو۔ (مَراقِی الفَلاح ص ۶۴)

سوال: منہ بھر قے کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو قَے (یعنی الٹی) تکلُّف کے بِغیر نہ روکی جاسکے اسے منہ بھر کہتے ہیں۔ منہ بھر قَے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اس کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے اور بدن کو بچانا ضَروری ہے۔
(ماخوذ از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۹۰، ۳۰۶)

سوال: منہ سے خون نکلنے کی صورت میں کب وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب: مُنہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالِب ہے تو وُضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، غَلَبے کی شناخت (یعنی پہچان) یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سُرخ (یعنی لال) ہو جائے تو خون غالِب سمجھا جائے گا اور وُضو ٹوٹ جائے گا یہ سُرخ تھوک ناپاک بھی ہے۔ اور اگر تھوک زَرد (یعنی پیلا) ہو تو خون پر تھوک غالِب مانا جائے گا لہٰذا نہ وُضو ٹوٹے گا نہ یہ زَرد تھوک ناپاک۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۰۵)

سوال: نیند سے وضو ٹوٹنے کی کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں؟

جواب: **نیند سے وُضو ٹوٹنے کی دو شَرطیں ہیں: (۱)۔۔۔** دونوں سُرین اچّھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں۔ (۲)۔۔۔ ایسی حالت پر سویا جو غافِل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شَرطیں جمع ہوں یعنی سُرین بھی اچّھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سویا ہو جو غافِل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر ایک شَرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔
(نماز کے احکام ص ۳۵)

مسائلِ غسل

سوال: غسل فرض ہونے کے کتنے اور کون کون سے اسباب ہیں؟

جواب: غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب ہیں:

(۱)۔۔۔منی کا اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عُضْوْ سے نکلنا۔ (۲)۔۔۔اِحتِلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔ (۳)۔۔۔شَرمگاہ میں حَشَفَہ (سُپاری) داخِل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، اِنزال ہو یا نہ ہو، دونوں پر غسل فرض ہے۔(۴)۔۔۔حَیض سے فارِغ ہونا۔ (۵)۔۔۔ نِفاس (یعنی بچّہ جَننے پر جو خون آتا ہے اس)سے فارِغ ہونا۔(بہارِ شریعت ج ا ص ۳۲۱ تا ۳۲۴)

غسل کے پانچ ضروری احکام

سوال: غسل فرض ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کچھ ضروری احکام بیان کیجئے۔

جواب: غسل فرض ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کچھ ضروری احکام درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔منی شَہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اُٹھانے یا بُلندی سے گرنے یا فُضلہ خارِج کرنے کے لئے زور لگانے کی صورت میں خارِج ہوئی تو غسل فرض نہیں۔وُضو بَہَر حال ٹوٹ جائے گا۔ (۲)۔۔۔اگر منی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا وَیسے ہی بِلا شہوت اس کے قطرے نکل آئے غسل فرض نہ ہوا وُضو ٹوٹ جائے گا۔ (۳)۔۔۔اگر اِحتِلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل فرض نہیں۔ (۴)۔۔۔ نَماز میں شَہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر باہَر نکلنے سے قبل ہی نَماز پوری کر لی اب خارِج ہوئی تو نَماز ہو گئی مگر اب غسل فرض ہو گیا۔(بہارِ شریعت ج ا ص ۳۲۱ تا ۳۲۲) (۵)۔۔۔اپنے ہاتھوں سے مادّہ (یعنی منی) خارِج کرنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔یہ گناہ کا کام ہے۔حدیثِ پاک میں ایسا کرنے والے کو ملعون کہا گیا ہے۔(اَمالی ابن بشران ج ۲ ص ۵ رقم ۷۷۴) ایسا کرنے سے مردانہ کمزوری پیدا ہوتی ہے اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ بالآخر آدَمی شادی کے لائق نہیں رہتا۔

سوال: غسل کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟

جواب: غسل کے تین فرائض ہیں:

(۱)۔۔۔کُلّی کرنا: مُنہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پچ کر کے ڈال دینے کا نام کُلّی نہیں بلکہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلْق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ اِسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں، دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں اور زَبان کی ہر کروَٹ پر بلکہ حَلق کے کَنارے تک پانی بہے۔ روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کر لیجئے کہ سنَّت ہے۔ دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے رَیشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھُڑانا ضَروری ہے۔ ہاں! اگر چُھڑانے میں ضَرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعاف ہے، غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رَہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چُھڑا کر پانی بہانا فرض ہے، پہلے جو نَماز پڑھی تھی وہ ہو گئی۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۳۱۶)

(۲)۔۔۔ناک میں پانی چڑھانا: جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نَرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شُروع تک دُھلنا لازِمی ہے۔ اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اُوپر کھینچئے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رَہ جائے ورنہ غسل نہ ہو گا۔ ناک کے اندر اگر رِینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چھُڑانا فرض ہے، نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ ص۴۴۳-۴۴۲)

(۳)۔۔۔تمام ظاہِری بدن پر پانی بہانا: سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جِسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رُونگٹے پر پانی بہہ جانا ضَروری ہے، جِسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رَہ جائیں گی اور غسل نہ ہو گا۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۳۱۷)

مردوعورت کے غسل کی احتیاطیں

سوال: جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ پانی پہنچانے میں احتیاط نہ کی جائے تو وہ سوکھی رہ جانے کی وجہ سے غسل نہیں ہوتا، ان کی نشاندہی فرمادیجئے۔

جواب: میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ نے نماز کے احکام صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۶ پر مردو عورت کے غسل کی احتیاطیں یوں ذکر فرمائی ہیں:

(۱)۔۔۔اگر مَرد کے سر کے بال گُندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فرض ہے۔ (۲)۔۔۔اور عورت پر صِرف جڑ تر کرلینا ضَروری ہے کھولنا ضَروری نہیں۔ ہاں! اگر چوٹی اتنی سخت گُندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضَروری ہے۔ (۳)۔۔۔اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نَتھ کا چھید (سُوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ وُضو میں صِرف ناک کے نَتھ کے چھید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں۔ (۴)۔۔۔بَھوؤں، مُونچھوں اور داڑھی کے ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضَروری ہے۔ (۵)۔۔۔کان کا ہر پُرزہ اور اس کے سُوراخ کا منہ دھوئیں۔ (۶)۔۔۔کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔ (۷)۔۔۔ تھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اُٹھائے بِغیر نہ دھلے گا۔ (۸)۔۔۔ ہاتھوں کو اچّھی طرح اٹھا کر بغلیں دھوئیں۔ (۹)۔۔۔بازو کا ہر پہلو دھوئیں۔ (۱۰)۔۔۔پِیٹھ کا ہر ذرّہ دھوئیں۔ (۱۱)۔۔۔پیٹ کی بلٹیں اُٹھا کر دھوئیں۔ (۱۲)۔۔۔ناف میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔ (۱۳)۔۔۔ جسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں۔ (۱۴)۔۔۔ران اور پیڑو (یعنی ناف سے نیچے کے حصّے) کا جوڑ دھوئیں۔ (۱۵)۔۔۔جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں۔ (۱۶)۔۔۔ دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں، خُصُوصاً جب کھڑے ہو کر نَہائیں۔ (۱۷)۔۔۔رانوں کی گولائی۔ اور (۱۸)۔۔۔ پِنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں۔ (۱۹)۔۔۔ ذَکَر و **اُنْثَیَین (اُنْ۔ثَ۔یَیْن** یعنی فوطوں) کی نچلی سطح جوڑ تک۔ اور (۲۰)۔۔۔**اُنْثَیَین** کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں۔ (۲۱)۔۔۔ جس کا خَتنہ نہ ہوا ہو، وہ اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ا ص ۳۱۸،۳۱۷)

زخمی کی پٹّی

سوال: کسی جگہ زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو تو کیا وضو و غسل کرتے وقت اسے کھولنا ضروری ہے؟

جواب: ۞ زَخم پر پٹّی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حَرَج ہو تو پٹّی پر ہی مَسح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا درد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دِہ ہو تو اس پورے عُضو پر مَسح کر لیجئے۔

۞ پٹّی ضَرورت سے زِیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مَسح کافی نہ ہو گا۔ ۞ ہاں! اگر ضَرورت سے زِیادہ جگہ گھیرے بِغیر پٹّی باندھنا ممکن نہ ہو مَثَلًا بازو پر زخم ہے مگر پٹّی بازو کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھّا حصّہ بھی پٹّی کے اندر چھُپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا ممکِن ہو تو کھول کر اُس حصّے کو دھونا فرض ہے۔ اگر نا ممکِن ہے یا کھولنا تو ممکِن ہے مگر پھر وَیسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زَخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹّی پر مَسح کر لینا کافی ہے، بدن کا وہ اچھّا حصّہ بھی دھونے سے مُعاف ہو جائے گا۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱، ص ۳۱۸)

سوال: اگر سر سمیت نہانے میں مرض بڑھ جانے کا صحیح اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں کس طرح نہایا جائے؟

جواب: زکام یا آشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض بڑھ جائے گا یا دیگر امراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کیجئے، ناک میں پانی چڑھایئے اور گردن سے نہایئے، اور سر کے ہر حصے پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے، غُسل ہو جائے گا، بعدِ صحّت سر دھو ڈالئے، پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔ ("الفتاوی الرضویۃ"، ج ۱، ص ۴۵۶، ۴۶۱)

مسائلِ تیمم

سوال: کن صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہوتا ہے؟

جواب: جن صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہوتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

۞ **جس** کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وُضو اور غسل کی جگہ تیمم کرے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۴۶) ۞ **ایسی** بیماری کہ وُضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھّا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجربہ ہو کہ جب بھی وُضو یا غُسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یُوں کہ کوئی مسلمان اچھّا قابل طبیب جو ظاہِری طور پر فاسِق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔ تو ان صورَتوں میں تیمم کر سکتے ہیں۔ (دُرِّمُختار ورَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۴۴۱۔ ۴۴۲) ۞ **اتنی** سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قَوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۴۸) ۞ **اگر** یہ گُمان

ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافِلہ نظروں سے غائب ہوجائے گا،(یا ٹرین چھوٹ جائے گی)توتیمم جائزہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص۳۵۰)**وقت** اتنا تنگ ہو گیا کہ وُضو یا غُسل کرے گاتونَماز قضاہوجائے گی توتیمم کرکے نَماز پڑھ لے پھر وُضویاغُسل کرکے نماز کااِعادہ کرنا(یعنی دہرانا) لازِم ہے۔(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۳ص۳۰۷)**عورَت** حیض ونِفاس سے پاک ہوگئی اورپانی پر قادِر نہیں تو **تیمم** کرے۔(بہارِ شریعت ج۱ص۳۵۲)**اگر** کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتاہے نہ ہی تیمم کیلئے پاک مِٹّی تو اسے چاہئے کہ وقتِ نَماز میں نَماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حَرَکاتِ نَمازبِلانیّتِ نَمازبجالائے۔(بہارِ شریعت ج۱ص۳۵۳)مگر پاک پانی یامِٹّی پر قادر ہونے پرُوضو یا تیمم کرکے نماز پڑھنی ہوگی۔

سوال: کن چیزوں سے تیمم کیاجاسکتاہے؟

جواب: **جو** چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نَرم ہوتی ہے وہ زمین کی جِنس(یعنی قِسم)سے ہے اُس سے **تیمم** جائز ہے۔جیسے رِیتا، چُونا، سُرمہ ، گندھک،پتّھر (ماربل)، زَبَرجد، فِیروزہ،عَقیق وغیرہ جَواہِر سے **تیمم** جائزہے چاہے ان پر غُبارہویا نہ ہو۔(بہارِ شریعت ج۱ ص۳۵۷)**پکّی** اینٹ، چینی یامِٹّی کے برتن سے **تیمم** جائزہے۔ہاں! اگران پر کسی ایسی چیز کاجِرم (یعنی جسم یاتہہ)ہوجوجِنسِ زمین سے نہیں مَثَلًاکانچ کاجِرم ہو تو **تیمم** جائز نہیں۔(بہارِ شریعت ج۱ ص۳۵۸)**جس** مِٹّی،پتّھر وغیرہ سے **تیمم** کیاجائے اُس کاپاک ہوناضَروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کااثر ہونہ یہ ہو کہ صِرف خشک ہونے سے نَجاست کااثر جاتارہاہو۔(بہارِ شریعت ج۱ ص۳۵۷) زمین، دیوار اور وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہوجائے پھر دھوپ یاہوا سے سُوکھ جائے اور نَجاست کااثر ختم ہوجائے توپاک ہے اوراس پر نَماز جائزہے مگر اس سے **تیمم** نہیں ہوسکتا۔**یہ** وَہم(یعنی شک) کہ کبھی نَجِس ہوئی ہوگی فُضول ہے اس کااِعتبار نہیں۔(بہارِ شریعت ج۱ص۳۵۷)**اگر** کسی لکڑی، کپڑے، یادَری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کانشان بن جائے تواس سے تیمم جائزہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص۳۵۹)**چُونا**،مِٹّی یااینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہویامسجِد کی اس سے **تیمم** جائز ہے ۔ مگراس پر آئل پینٹ،پلاسٹک پینٹ اور مَیٹ فنش یاوال پیپروغیرہ کوئی ایسی

چیز نہیں ہونی چاہئے جو جنسِ زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر مار بل ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔

سوال: تیمم کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟

جواب: تیمم کے تین فرض ہیں:

(۱)۔۔۔نِیّت کرنا۔(۲)۔۔۔سارے چہرے پر ہاتھ پھیرنا۔ (۳)۔۔۔ کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھوں کا مَسح کرنا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ص ۳۵۳۔۳۵۵)

سوال: تیمم کرنے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: **تیمم** کی نِیّت کیجئے (نیّت دل کے ارادے کا نام ہے، زَبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مَثَلاً یوں کہئے: بے وُضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے **تیمم** کرتا ہوں) پھر بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کُشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مَثَلاً پَتّھر، چُونا، اینٹ، دیوار، مٹّی وغیرہ) سے ہو، مار کر لَوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے اور پیچھے لایئے)۔ اور اگر زِیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے چہرے کا اِس طرح مَسح کیجئے کہ کوئی حِصّہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رَہ گئی تو **تیمم** نہ ہو گا۔

پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخُنوں سے لے کر کُہنیوں سَمیت مَسح کیجئے، اس کا بہتَر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پُشت پر رکھئے اور انگلیوں کے سِروں سے کُہنیوں تک لے جایئے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مَس کرتے ہوئے گَٹّے تک لایئے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مَسح کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مسح کیجئے۔ **اور** اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور اُنگلیوں سے مسح کر لیا تب بھی **تیمم** ہو گیا چاہے کُہنی سے اُنگلیوں کی طرف لائے یا اُنگلیوں سے کُہنی کی طرف لے جائے، مگر سُنّت کے خِلاف ہوا۔ **تیمم** میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ا ص ۳۵۶، ۳۵۴، ۳۵۳)

سوال: کن صورتوں میں تیمم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: (۱)۔۔۔جن چیزوں سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یا غُسل فرض ہوجاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔(۲)۔۔۔نیز پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

("الفتاوی الھندیۃ"،کتاب الطہارۃ،الباب الرابع في التیمم،الفصل الثاني،ج۱،ص۲۹)

(پانی پر قادر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بیمار تھا اور پانی استعمال نہیں کرسکتا تھا،اب صحیح ہوگیا،یا پانی نہیں مل رہا تھا اب مل گیا،الغرض جس عذر کی وجہ سے تیمم کیا تھا وہ عذر ختم ہوگیا تو تیمم بھی ٹوٹ جائے گا)

نجاستوں کے احکام

سوال: نجاستِ غلیظہ کتنی مقدار میں لباس یا بدن پر لگ جائے تو اس کا دور کرنا فرض،واجب اور سنّت ہوتا ہے؟اور یہ نجاست لگی ہونے کی صورت میں نماز پڑھی تو ایسی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نَجاستِ غَلیظہ کا حکم یہ ہے کہ:

(۱)۔۔۔نَجاستِ غَلیظہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک دِرہَم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے،بغیر پاک کئے اگر نَماز پڑھ لی تو نَماز نہ ہوگی۔اور اس صورت میں جان بوجھ کر نَماز پڑھنا سخت گناہ ہے،اور اگر نَماز کو ہلکا جانتے ہوئے اس طرح نَماز پڑھی تو کفر ہے۔

(۲)۔۔۔ نَجاستِ غَلیظہ اگر دِرہَم کے برابر کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہو تو اس کا پاک کرنا واجِب ہے اگر بِغیر پاک کئے نَماز پڑھ لی تو نماز مکروہِ تحریمی ہوگی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کرکے دوبارہ نَماز پڑھنا واجب ہے،جان بوجھ کر اِس طرح نَماز پڑھنی گناہ ہے۔

(۳)۔۔۔اور نجاستِ غلیظہ اگر درہم سے کم کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا سُنّت ہے اگر بِغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز ہوجائے گی،مگر خلافِ سنّت،ایسی نماز کو دوہرالینا بہتر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۱)

سوال: نجاستِ غلیظہ کے دلدار یا رقیق ہونے کے اعتبار سے درہم کا اندازہ کیسے کیا جائے گا؟

جواب: نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہو مَثَلاً پاخانہ،لِید وغیرہ تو دِرہَم سے مُراد اس کا وَزن ہے جو کہ ساڑھے چار ماشہ (یعنی ۴ گرام ۳۷۴ ملی گرام) ہے۔

اور اگر نَجاستِ غَلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو دِرہم سے مُراد لمبائی چوڑائی ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھئے اور اس پر آہِستگی سے اِتنا پانی ڈالئے کہ اس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے، اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اُتنا بڑا دِرہم سمجھا جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۱)

نوٹ: بعض لوگ درہم کی مثال ایک یا پانچ روپے کے سکّے کے برابر ہی سمجھتے اور سمجھاتے ہیں یہ طریقہ درست نہیں ہے، کیونکہ سکّہ تبدیل ہوتا رہتا ہے اور اس کی لمبائی چوڑائی میں فرق آتا رہتا ہے، لہٰذا اس کی مثال نہ دی جائے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ کتنی مقدار میں لگی ہو تو اس کا دور کرنا ضروری ہے؟

جواب: نَجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصّے یا بدن کے جس عُضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعاف ہے، مَثَلاً آستین میں نَجاستِ خَفیفہ لگی ہوئی ہے تو اگر آستین کی چوتھائی سے کم ہے یا دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے یا اِسی طرح ہاتھ میں لگی ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعاف ہے یعنی اس صورت میں پڑھی گئی نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر پاک کئے نماز نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۱۱۱)

سوال: کتنی مقدار میں نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ میں سے کوئی کسی پتلی چیز مثلاً پانی یا دودھ میں گر جائے تو اسے ناپاک کر دے گی؟ نیز نجاستِ غلیظہ، خفیفہ باہم آپس میں مل جائیں تو کس نجاست کا حکم لگے گا؟

جواب: نَجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ احکام اُسی وقت ہیں جبکہ بدن یا کپڑے میں لگے۔ اگر کسی پتلی چیز مَثَلاً دودھ یا پانی میں نَجاست پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ دونوں صورَتوں میں وہ دودھ یا پانی جس میں نَجاست پڑی ہے ناپاک ہو جائے گا اگرچِہ ایک ہی قطرہ نَجاست پڑی ہو۔ نیز نَجاست خفیفہ اگر نَجاستِ غلیظہ میں مل جائے تو وہ تمام نَجاستِ غلیظہ ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۲، ۱۱۳)

نجاستِ غلیظہ و خفیفہ کی مثالیں

سوال: نجاستِ غلیظہ کون کون سی ہیں؟ ان کی مثال بیان کیجئے۔

جواب: نجاستِ غلیظہ کی چند صورتوں کے تحت مثالیں:

(۱)---انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجِب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے۔ جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حَیض ونِفاس واِستحاضے کا خون، مَنی، مَذی، وَدی۔ دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے، یُوہیں ناف یا پِستان سے درد کے ساتھ جو پانی نکلے، نَجاستِ غلیظہ ہے، دودھ پیتے بچے اور بچی کا پیشاب، پاخانہ بھی نجاستِ غلیظہ ہے۔

(۲)--- خشکی کے (یعنی زمین میں رہنے والے) ہر جانور (خواہ حلال ہو یا حرام) کا بہتا خُون اور مُردار کا گوشت اور چربی نَجاستِ غلیظہ ہے۔

(۳)---حرام چوپائے کا پیشاب اور پاخانہ۔ جیسے کُتّا، شَیر، لُومڑی، بِلّی، چوہا، گدھا، خَچَّر، ہاتھی اور سُوَر۔

(۴)---ہر حلال چوپائے کا صرف پاخانہ۔ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی۔

(۵)---ایسے پرندے جو اونچانہ اُڑ سکتے ہوں ان کی بِیٹ: جیسے مرغی اور بطخ، چھوٹی ہو یا بڑی۔ مزید یہ کہ چھپکلی یا گرگٹ کا خون۔ ہاتھی کے سُونڈ کی رُطوبت اور شیر، کتّے، چیتے اور دوسرے درندے چَوپایوں کا لُعاب (یعنی تھوک) نَجاستِ غلیظہ ہے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ کون کون سی ہیں؟ ان کی مثال بیان کیجئے۔

جواب: نجاستِ خفیفہ کی چند صورتوں کے تحت مثالیں:

(۱)---حلال چوپائے یعنی جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا صرف پیشاب۔ (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا)

(۲)---گھوڑے کا پیشاب۔

(۳)---ایسے حرام پرندے جو اونچا اڑتے ہیں اور ان کا گوشت نہیں کھایا جاتا خواہ شکاری ہوں یا نہیں۔ جیسے کوّا، چیل، شِکرہ، باز، ان کی بِیٹ نَجاستِ خفیفہ ہے۔

سوال: ایسے حلال پرندے جو اونچا اڑتے ہیں ان کی بیٹ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے حلال پرندے(یعنی جن کا گوشت کھایا جاتا ہے)جو اونچا اڑتے ہیں ان کی بیٹ پاک ہے جیسے چڑیا، کبوتر، مینا، مرغابی وغیرہ۔ اور چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہے۔

کپڑے پاک کرنے کے چند طریقے

سوال: کپڑے پاک کرنے کے طریقے بیان کیجئے۔

جواب: نَجاست اگر دَلدار یعنی گاڑھی ہو جسے نجاستِ مَرئِیَّہ کہتے ہیں(جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) کپڑے میں لگ جائے تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضَروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دُور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا، ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نَجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص۱۱۹)

اگر نَجاست رَقِیق(یعنی پتلی جیسے پیشاب وغیرہ) ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بَقُوَّت (یعنی پوری طاقت کے ساتھ) نچوڑنے سے پاک ہو گا اور قوّت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اِس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اُس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہو گا۔ اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زِیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اِس(یعنی پہلے نچوڑنے والے)کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔اِس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اِسی قدر نچوڑتا جس قدر پہلے والے نے نچوڑا تھا تو پاک نہ ہوتا۔

پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی، اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بُوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔(اس میں لازمی یہ احتیاط کیجئے کہ)اگر پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا، اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۰)

کپڑے پاک کرنے کے مزید دو آسان طریقے

(۱)۔۔۔ بالٹی میں ناپاک کپڑے ڈال کر اُوپر سے نل کھول دیجئے، کپڑوں کو ہاتھ یا کسی سَلاخ وغیرہ سے اِس طرح ڈَبوئے رکھئے کہ کہیں سے کپڑے کا کوئی حِصہ پانی کے باہَر اُبھرا ہوا نہ رہے۔ جب بالٹی کے اُوپر سے اُبل کر اتنا پانی بہہ جائے کہ ظنِّ غالِب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہوگا تو اب وہ کپڑے اور بالٹی کا پانی نیز ہاتھ یا سلاخ کا جتنا حصّہ پانی کے اندر تھا سب پاک ہو گئے جبکہ کپڑے وغیرہ پر نَجاست کا اثر باقی نہ ہو۔

(۲)۔۔۔ نل کے نیچے ہاتھ میں پکڑ کر بھی پاک کر سکتے ہیں۔ مَثَلاً رومال ناپاک ہو گیا، تو بیسَن میں نل کے نیچے رکھ کر اتنی دیر تک پانی بہایئے کہ ظنِّ غالِب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہوگا تو پاک ہو جائے گا۔

واشنگ مشین میں کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

واشنگ مشین میں کپڑے ڈال کر پہلے پانی بھر لیجئے اور کپڑوں کو ہاتھ وغیرہ سے پانی میں دبا کر رکھئے تا کہ کوئی حصّہ ابھرا ہوا نہ رہے، اوپر کا نل کھلا رکھئے اب نچلا سُوراخ بھی کھول دیجئے، اِس طرح اوپر نل سے پانی آتا رہے گا اور نچلے سوراخ سے بہتا رہے گا جب ظنِّ غالب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا لے گیا ہوگا تو کپڑے اور مشین کے اندر کا پانی پاک ہو جائے گا جبکہ نَجاست کا اثر کپڑوں وغیرہ پر باقی نہ ہو۔ ضَرورتاً مشین کے اوپری کنارے وغیرہ مذکورہ طریقے پر شروع ہی میں دھو لینے چاہئے۔

سوال: کپڑوں کو دھو کر نچوڑنے کا حکم کس صورت میں ہے؟ نیز جو کپڑے نچوڑے نہ جا سکیں تو انہیں کیسے پاک کیا جائے گا؟

جواب: فتاوٰی امجدیہ جلد ۱، صَفْحَہ ۳۵ میں ہے کہ یہ (یعنی تین مرتبہ دھونے اور نچوڑنے کا) حکم اُس وَقت ہے جب تھوڑے پانی میں دھویا ہو، اور اگر زیادہ پانی جیسے کہ حوضِ کبیر (یعنی دَہ در دَہ یا اس سے بڑے حوض، نہر، ندی، سمندر وغیرہ) میں دھویا ہو یا (نل، پائپ یا لوٹے وغیرہ کے ذریعے) بَہُت سا پانی اُس پر بہایا یا (دریا وغیرہ) بہتے پانی میں دھویا تو نچوڑنے کی شرط نہیں۔ (فتاوٰی امجدیہ جلد ۱، ص ۳۵)

بہارِ شریعت جلد اوّل حصہ ۲، صفحہ نمبر ۳۹۹ پر ہے: جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جُوتا وغیرہ) اُس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، یوہیں دو مرتبہ اور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں۔ یوہیں جو کپڑا اپنی نَازُکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یوہیں پاک کیا جائے۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل حصہ ۲، ص ۳۹۹)

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ اپنے رسالے "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ کے صفحہ نمبر ۳۴،۳۳ میں تحریر فرماتے ہیں: "کارپیٹ (CARPET) کا ناپاک حصّہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکایئے حتیٰ کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اِسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے گا تو کارپیٹ پاک ہو جائے گا۔ چٹائی، چمڑے کے چپل اور مٹّی کے برتن وغیرہ جن چیزوں میں پتلی نَجاست جَذب ہو جاتی ہو اِسی طریقے پر پاک کیجئے۔ ایسا نازُک کپڑا کہ نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو وہ بھی اِسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مَثَلاً دریا، نَہر میں یا پائپ یا ٹُونٹی کے جاری پانی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظنِّ غالِب ہو جائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تب بھی پاک ہو جائے گا۔ کارپیٹ پر بچّہ پیشاب کر دے تو اُس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے بچّے یا بچّی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔

نماز کی بقیہ 5 شرائط

سوال: سترِ عورت یعنی مرد اور عورت کے لئے بدن کا کتنا حصہ چھپانا ضروری ہے؟

جواب: مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہونا ضروری ہے۔ جبکہ عورت کے لئے ان پانچ اعضا یعنی منہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے۔ البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مُفْتٰی بِہٖ قول پر نماز دُرُست ہے۔ (الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۲، ص ۹۳)

سوال: اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ اعضائے مستورہ (یعنی جن اعضا کا چھپانا ضروری ہے ان) کی رنگت ظاہر ہو تو کیا نماز ہو جائے گی؟

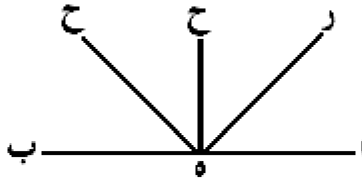
جواب: اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا جلد کا رنگ ظاہر ہو تو نماز نہ ہو گی۔

سوال: اگر کپڑا اتنا موٹا ہے جس سے اُس عضو (یعنی جس کا چھپانا ضروری ہے اس) کی رنگت ظاہر نہیں ہوتی مگر اتنا چِپکا ہوا ہے کہ اُس عضو کی ہیئت (یعنی شکل) ظاہر ہوتی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: دَبیز (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چِپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عُضْوْ کی ہَیْئَت (ہ یُ۔اَتْ یعنی شکل و صورت اور گولائی وغیرہ) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچِہ نَماز ہو جائے گی مگر اُس عُضْوْ کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۱۰۳)

سوال: استقبالِ قبلہ (یعنی نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا) اس کی وہ حد بیان کیجئے کہ اس مقدار کے اندر رہتے ہوئے نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں؟

جواب: نماز میں چہرے کا کوئی بھی حصہ کعبۃ اللہ کی طرف 45 درجے کے اندر اندر ہو تو نماز ہو جائے گی، اگر 45 درجے سے باہر ہو گیا تو استقبالِ قبلہ نہ پائے جانے کی وجہ سے نماز بھی نہیں ہو گی۔ مثال نقشے سے ملاحظہ کیجئے:



جو شخص مقام "ہ" پر کھڑا ہے، اگر نقطہ "ح" کی طرف منہ کرے، تو عین کعبہ کو منہ ہے اور اگر دہنے یا بائیں "ر" یا "ح" کی طرف جھکے تو جب تک "رح" یا "ح ح" کے اندر ہے، جہت کعبہ میں ہے اور جب

"ر" سے بڑھ کر "ا" یا "ح" سے گزر کر "ب" کی طرف کچھ بھی قریب ہو گا، تو اب جہت سے نکل گیا، نماز نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت ج ا، ص ۴۸۷)

اس کو مزید یوں سمجھئے کہ بالفرض نمازی کے بالکل سامنے سمتِ کعبہ ہو تو سامنے سے نمازی کے دائیں کندھے تک 90 درجے ہوتے ہیں، اس کا آدھا کریں تو 45 درجے بنیں گے، یونہی بائیں کندھے تک بھی 90 درجے بنتے ہیں، اس کا آدھا بھی 45 درجے ہوا، اب اگر کسی نے جہتِ کعبہ کی سیدھی طرف یا الٹی طرف 45 درجے کے اندر اندر رہتے ہوئے نماز پڑھی تو ہو جائے گی۔

سوال: نمازی نے بلا عذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا یا چہرہ گھما گھما کر اِدھر اُدھر دیکھتا رہا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نمازی نے بلا عذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا، اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی، اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدرِ تین بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کے وقفے سے پہلے واپس قبلہ رخ ہو گیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (نماز کے احکام ص ۱۹۵)

اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا، چاہے پورا منہ پھرا یا تھوڑا (یہ مکروہِ تحریمی ہے) منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے، اور نادراً کسی غرضِ صحیح کے تحت ہو تو حرج نہیں۔ (نماز کے احکام ص ۲۵۲)

سوال: جس مقام پر سمتِ قبلہ معلوم نہ ہو وہاں کس طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے؟ نیز ایسی ہی جگہ پر اگر کوئی دوسرے کی دیکھا دیکھی اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جا سکے تو تحری کیجئے یعنی سوچئے اور جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے اُدھر ہی رخ کر لیجئے، آپ کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ نیز ایک شخص تحری کر کے (یعنی سوچ کر) نماز پڑھ رہا ہو، دوسرا اس کی دیکھا دیکھی اُسی سمت نماز پڑھے گا تو نہیں ہو گی، دوسرے کے لئے بھی تحری کرنے کا حکم ہے۔ (نماز کے احکام ص ۱۹۶)

سوال: ادا، قضا اور اعادہ کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں۔ وقت کے ختم ہونے کے بعد عمل میں لانا قضا ہے۔ اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دور کرنے کے لئے وہ عمل دوبارہ بجالانا اعادہ کہلاتا ہے۔ (نماز کے احکام ص ۳۳۰)

سوال: نماز کی شرائط میں سے "وقت" کی وضاحت کیجئے۔ نیز وہ کون سی نمازیں ہیں جن کا سلام بھی ان کے وقت میں پھر جانا ضروری ہے؟

جواب: جو نماز پڑھنی ہے اس کا وقت ہونا ضروری ہے، مثلاً آج کی نمازِ عصر ادا کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے، اگر وقتِ عصر شروع ہونے سے پہلے نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ (نماز کے احکام ص ۱۹۶)

نیز وقت کے اندر اندر تحریمہ باندھ لی (یعنی نماز شروع کر دی) تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے، مگر نمازِ فجر، جمعہ اور عیدین میں وقت کے اندر (یعنی وقت ختم ہونے سے پہلے) سلام پھیرنا لازمی ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (نماز کے احکام ص ۳۳۰)

سوال: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں؟ اگر کسی نے اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو کیا اسے مکروہ وقت میں ادا کر سکتا ہے؟

جواب: مکروہ اوقات 3 ہیں: (۱)۔۔۔ طلوعِ آفتاب سے لے کر بیس منٹ بعد تک۔ (۲)۔۔۔ غروبِ آفتاب سے بیس منٹ پہلے۔ (۳)۔۔۔ نصف النہار یعنی ضحوۂ کبری سے لے کر زوالِ آفتاب تک۔ ان تین اوقات میں کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں، نہ فرض، نہ واجب، نہ نفل، نہ قضا، ہاں! اگر اس دن کی نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شروع ہو گیا تو پڑھ لے، البتہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ (نماز کے احکام ص ۱۹۷)

سوال: کسی نے نمازِ عصر تو وقت میں شروع کی مگر دورانِ نماز مکروہ وقت شروع ہو گیا تو کیا نماز پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں: ''نمازِ عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے ختم ہو جائے۔ پھر اگر اس نے احتیاط کی اور نماز کو طول دیا(یعنی قراءت لمبی کی) یہاں تک کہ وقتِ کراہت دورانِ نماز آگیا جب بھی اس پر اعتراض نہیں ''یعنی بغیر کراہت کے نماز ہو جائے گی۔ (فتاوی رضویہ مخرجہ، ج۵، ص۱۵۶)

سوال: نیّت کسے کہتے ہیں؟ نیز اس کا ادنیٰ درجہ بیان کیجئے۔

جواب: ''نیّت'' دل کے پکّے ارادے کا نام ہے، زبان سے نیّت کرنا ضروری نہیں، البتہ دل میں نیّت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ اور نیّت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت (یعنی نماز شروع کرنے سے پہلے) کوئی پوچھے کہ ''کون سی نماز پڑھتے ہو؟'' تو فوراً بتا دے۔ اگر ایسی حالت میں سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوئی۔

سوال: کیا ہر نماز کے لئے مطلق نماز پڑھنے کی نیّت کافی ہے یا فرض و واجب و سنّت کو معین کرنا ضروری ہے؟

جواب: یہاں اِس کی چند صورتیں بیان کی جاتی ہیں:

(۱)۔۔۔ فرض نماز میں نیّتِ فرض بھی ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیّت ہو کہ آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ (۲)۔۔۔ اصح یعنی درست ترین یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنتِ وقت کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنّت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت (یعنی پیروی) کی نیت کرے، اس لئے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نماز کی نیت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔ (۳)۔۔۔ نمازِ نفل میں مطلق نماز کی نیّت کافی ہے اگرچہ نفل نیّت میں نہ ہو۔ (۴)۔۔۔ واجب میں واجب کی نیّت کرنا ضروری ہے اور اسے معین بھی کیجئے مثلاً عید الفطر، یا عید الاضحی، یا نذر یعنی منّت، یا نمازِ بعدِ طواف، یا وہ نفل جس کو جان بوجھ کر فاسد کیا ہو (کہ اس کی قضا واجب ہوتی ہے)۔

(نماز کے احکام ص۱۹۹۔۲۰۰)

نماز کے فرائض

سوال: نماز کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟

جواب: نماز کے سات فرض ہیں:

(۱)۔۔۔تکبیرِ تحریمہ۔　(۲)۔۔۔قیام۔　(۳)۔۔۔قراءت۔　(۴)۔۔۔رکوع۔

(۵)۔۔۔سجود۔　(۶)۔۔۔قعدۂ اخیرہ۔　(۷)۔۔۔خروجِ بِصُنْعِهٖ۔

سوال: تکبیرِ تحریمہ کسے کہتے ہیں؟ اور اس میں کن الفاظ سے فرض ادا ہو جاتا ہے؟ نیز اس میں کون سا لفظ کہنا واجب ہے؟

جواب: ۞ نماز شروع کرنے کے لئے جو الفاظ کہے جاتے ہیں ان کو "تکبیرِ تحریمہ" کہتے ہیں۔ ۞ اور تکبیرِ تحریمہ میں لفظِ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا واجب ہے۔ ۞ اور بہارِ شریعت میں لکھا ہے کہ: اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیمِ الٰہی کے الفاظ ہوں۔ مثلاً" اَللّٰہُ اَجَلُّ یا اَللّٰہُ اَعْظَمُ یا اَللّٰہُ کَبِیْرٌ یا اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ یا اَللّٰہُ الْکَبِیْرُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ یا اَللّٰہُ اِلٰہٌ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحٰنَ اللّٰہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ یا تَبَارَکَ اللّٰہُ وغیرہا الفاظِ تعظیمی کہے، تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہِ تحریمی ہے۔ ۞ اور اگر دُعا یا طلبِ حاجت کے لفظ ہوں۔ مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وغیرہا الفاظِ دُعا کہے تو نماز منعقد (یعنی شروع) نہ ہوئی۔ یوہیں اگر صرف اَکْبَرُ یا اَجَلُّ کہا اس کے ساتھ لفظ اَللّٰہُ نہ ملایا جب بھی نہ ہوئی۔ ۞ یوہیں اگر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ یا اِنَّا لِلّٰہِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ یا مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا، تو منعقد نہ ہوئی اور اگر صرف اَللّٰہُ کہا یا یَا اَللّٰہُ یا اَللّٰھُمَّ کہا تو شروع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۰۹)

سوال: قیام کی ادنیٰ حالت کیا ہے؟ اور پورا قیام کسے کہتے ہیں؟

جواب: کمی کی جانب قیام کی حد (یعنی قیام کی ادنیٰ حالت) یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ ("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، بحث القیام، ج۲، ص۱۶۳)

سوال: قیام کتنی دیر تک فرض، واجب اور سنّت ہے؟

جواب: قیام اُتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے،یعنی بقدرِ قراءت فرض، قیام بھی فرض اور بقدرِ قراءت واجب،واجب اور بقدرِ سنت، سنت۔ یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے،پہلی رکعت میں قیام فرض میں مقدارِ تکبیرِ تحریمہ بھی شامل ہوگی اور قیامِ مسنون میں مقدارِ ثناو تعوذ و تسمیہ بھی۔

(بہارِ شریعت ج۱،ص ۵۱۰)

سوال: قیام اور قراءت تو نماز کے سات فرائض میں سے ہیں پھر ان میں واجب قیام،واجب قراءت اور سنّت قیام،سنّت قراءت ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قیام اور قراءت کے واجب و سنت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ترک پر ترکِ واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے، فرض کا ثواب ملے گا۔(بہارِ شریعت ج۱،ص ۵۱۰)

سوال: کون سی نمازوں میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے وہ ادا نہیں ہوتیں؟

جواب: فرض،وتر، عیدین اور سنّتِ فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عُذرِ صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا،نہ ہوں گی۔(بہارِ شریعت ج۱،ص ۵۱۰)

سوال: کن صورتوں میں قیام ساقط ہو جاتا ہے؟(یعنی اس وقت قیام فرض نہیں ہوتا)

جواب:اس کی چند صورتیں درج ذیل ہیں: ۞ کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں، بلکہ قیام اُس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبورِ محض ہو جاتا ہے۔یوہیں کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی، تو بیٹھ کر پڑھے۔ ۞ اگر عصا(یعنی بیساکھی) یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ ۞ اگر صرف اتنا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑا

ہو کر ''اَللّٰہُ اَکْبَرْ'' کہہ لے اور اب کھڑے رہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔ ۞ اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ص ۵۱۰)

جماعت کا ایک اہم مسئلہ

سوال: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں چلا گیا یعنی تکبیر اُس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں تو کیا اس صورت میں نماز ہو جائے گی؟

جواب: ۞ امام کو رکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اُس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں، نماز نہ ہوئی۔ ۞ ایسے موقع پر قاعدے کے مطابق پہلے کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لیجئے اس کے بعد ''اَللّٰہُ اَکْبَرْ'' کہتے ہوئے رکوع کیجئے، امام کے ساتھ اگر رکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہو گئی تو رکعت مل گئی، اگر آپ کے رکوع میں داخل ہونے سے پہلے امام کھڑا ہو گیا تو رکعت نہ ملی۔ (نماز کے احکام ص ۲۰۲)

سوال: قراءت کسے کہتے ہیں؟ اور نماز میں کتنی مقدار میں قراءت کرنا فرض اور واجب ہے؟

جواب: ۞ قراءت اِس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضروری ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اِس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ثقلِ سماعت (یعنی اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی۔ ۞ اگرچہ خود سننا ضروری ہے مگر یہ بھی احتیاط رہے کہ سِرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اسی طرح تسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھئے۔ ۞ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر، سنن اور نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد (یعنی تنہا پڑھنے والے) پر مطلقاً ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۰۶-۲۰۸) ۞ اور واجب قراءت یہ ہے کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے

علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا اور سورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔(نماز کے احکام ص ۲۱۷۔۲۱۸)

سوال: مطلق ایک آیت سے کیا مراد ہے؟ نیز کتنی چھوٹی آیت پڑھنے سے فرض ادا ہو گا؟

جواب: مطلقاً ایک آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس میں بڑی یا چھوٹی آیت کا اعتبار نہ ہو نیز چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے "صٓ، نٓ، قٓ،" کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا، اگرچہ اس کی تکرار کرے۔ رہی ایک کلمہ کی آیت جیسے "مُدْهَآمَّتَانِ" اِس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔ سورتوں کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" ایک پوری آیت ہے، مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا۔(بہارِ شریعت ج ۱، ص ۵۱۱۔۵۱۲)

سوال: رکوع کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟ اور پورا رکوع کسے کہتے ہیں؟

جواب: رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں۔ اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔(نماز کے احکام ص ۲۱۲)

سوال: سجدہ کرنے کا سنّت طریقہ بیان کیجئے، نیز یہ بھی بیان کیجئے کہ سجدے میں کتنی ہڈّیوں کا زمین سے لگانا فرض اور واجب ہے؟

جواب: سجدہ کرنے کا سنّت طریقہ یہ ہے کہ قومہ کے بعد "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہتے ہوئے زمین پر پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھیں، ہتھیلیاں زمین پر رکھیں، ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ ہوں، اب تین بار "سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کہیں۔ مرد کے لئے سجدے میں یہ حکم ہے کہ بازو کروٹوں سے، اور رانیں پیٹ سے جدا ہوں، کلائیاں زمین پر نہ بچھائیں، ہاں! جب صف (یعنی جماعت) میں ہوں تو بازو کروٹوں سے جدا نہ رکھیں۔ سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ اس طرح زمین پر لگائیں کہ دسوں انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ سلطانِ مکّۂ مکرّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان

ہے:"مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈّیوں پر سجدہ کروں، مُنہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گُھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں"۔(صَحِیح مُسلِم ص۲۵۳ حدیث ۴۹۰)

۞ معلوم ہوا کہ سنّت کے مطابق سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے، البتہ اُن سات میں سے **دو اعضاء کا زمین پر لگنا فرض ہے:(۱)**۔۔۔پیشانی کا زمین پر جمنا۔(۲)۔۔۔پاؤں کی دسوں انگلیوں میں سے ایک کا پیٹ لگنا فرض، کہ اِس کے بغیر سجدہ ہوگا ہی نہیں اور دونوں پاؤں کی **تین تین انگلیوں کے پیٹ کا لگنا واجب ہے**، جیسے کہ بہارِ شریعت میں ہے:"پیشانی کا زمین پر جمنا (یعنی پیشانی پر زمین کی سختی محسوس ہونا) سجدے کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا فرض۔ تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں"۔ اور سجدے میں دونوں پاؤں کی **دسوں انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا سنّت ہے**، اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رو ہونا سنّت ہے۔(بہارِ شریعت ج۱، ص۵۳۰)

سوال: قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنا فرض ہے یا اس کی مقدار بیٹھنا؟ نیز تشہد پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قعدۂ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا فرض ہے، جبکہ پورا تشہد پڑھنا واجب ہے، جیسے کہ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، اپنی مایہ ناز کتاب "نماز کے احکام" میں لکھتے ہیں:"نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پورا تشہد "رَسُوْلُہٗ" تک پڑھ لی جائے فرض ہے"۔ مزید نماز کے احکام میں مذکور ہے کہ "دونوں قعدوں (یعنی قعدۂ اولی اور قعدۂ اخیرہ) میں تشہد مکمل پڑھنا واجب ہے، اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدۂ سہو واجب ہو گا"۔(نماز کے احکام ص۲۱۶)

سوال:"خُرُوْجِ بِصُنْعِہٖ" کا کیا مطلب ہے؟ نیز اگر کسی نے سلام کے بجائے کوئی اور کام جان بوجھ کر کر دیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟ اور اگر بغیر ارادے کے کوئی کام ہو گیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: ۞ قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً (یعنی ارادتاً) کرنا جو نماز سے باہر کر دے "خروجِ بِصُنْعِہٖ" کہلاتا ہے۔ ۞ مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ ۞ اور اگر بلا قصد کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔ (نماز کے احکام ص ۲۱۷)

۞ وضاحت: نماز سے نکلنے کے ارادے سے کوئی بھی کام کرنا خروجِ بِصُنْعِہٖ کہلاتا ہے، مگر سلام کے ساتھ ہی نماز سے باہر ہونا ضروری ہے کیونکہ لفظِ "سلام" دوبار کہنا واجب ہے، لہٰذا جو جان بوجھ کر سلام ترک کرے اس کی نماز واجب الاعادہ ہوگی، اور اگر بلا ارادہ کوئی ایسا کام ہوا مثلاً کسی نے اس کو سلام کیا، اس نے نماز میں بھولے سے جواب دے دیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

نماز کے واجبات

سوال: نماز کے واجبات بیان کیجیے۔

جواب: عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۴۹۹ صفحات پر مشتمل کتاب "نماز کے احکام" کے صفحہ ۲۱۷ تا ۲۲۱ پر نماز کے ۳۰ واجبات تحریر ہیں:

(۱)۔۔۔ تکبیر تحریمہ میں لفظ "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہنا۔ (۲)۔۔۔ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا، سورت ملانا یا قرآن پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ (۳)۔۔۔ الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا۔ (۴)۔۔۔ الحمد شریف اور سورت کے درمیان "آمین" اور "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا۔ (۵)۔۔۔ قراءت کے فوراً بعد رکوع کرنا۔ (۶)۔۔۔ ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا۔ (۷)۔۔۔ تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰه کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ (۸)۔۔۔ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ (۹)۔۔۔ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ (۱۰)۔۔۔ قعدۂ اولیٰ واجب ہے اگرچہ نفل نماز ہو۔ (۱۱)۔۔۔ فرض وتر اور سنتِ مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد (یعنی التحیات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا۔ (۱۲)۔۔۔ دونوں قعدوں میں "تشہد مکمل پڑھنا۔ اگر ایک لفظ بھی

چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدۂ سہو واجب ہو گا۔(۱۳)۔۔۔فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ کے قعدۂ اولی میں تشہد کے بعد اگر بے خیالی میں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد" یا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" کہہ لیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجب ہے۔(۱۴)۔۔۔دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ "اَلسَّلَامُ" دونوں بار واجب ہے۔ لفظ "عَلَیْکُمْ" واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔(۱۵)۔۔۔وتر میں تکبیرِ قنوت کہنا۔(۱۶)وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔(۱۷)۔۔۔عیدین کی چھ تکبیریں۔(۱۸)۔۔۔عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیرِ رکوع اور اس تکبیر کے لئے لفظ "اَللّٰہُ اَکْبَر" ہونا۔(۱۹)۔۔۔جہری نماز مثلاً مغرب وعشاء کی پہلی اور دوسری رکعت اور فجر، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتر کی ہر رکعت میں امام کو جہر سے قراءت کرنا(جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ لوگ جو صفِ اوّل میں ہیں سن سکیں، یہ ادنی درجہ ہے اور اعلی درجے کے لئے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔)(۲۰)۔۔۔غیر جہری نماز (مثلاظہر وعصر)میں آہستہ قراءت کرنا۔(۲۱)۔۔۔ہر فرض وواجب کا اس کی جگہ ہونا۔(۲۲)۔۔۔رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا۔(۲۳)۔۔۔سجدہ ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا۔(۲۴)۔۔۔دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔(۲۵)۔۔۔چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔(۲۶)۔۔۔آیتِ سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔(۲۷)۔۔۔سجدۂ سہو واجب ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا۔(۲۸)۔۔۔دو فرض یا دو واجب یا فرض وواجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر(یعنی تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار)وقفہ نہ ہونا۔(۲۹)۔۔۔امام جب قراءت کرے خواہ بلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے مقتدی کا چپ رہنا۔(۳۰)۔۔۔مقتدی کا قراءت کے سوا تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

سوال: سورۂ فاتحہ کتنی رکعات میں پڑھنا واجب ہے؟ نیز نماز میں قومہ یا جلسہ نہ کرنے سے کیا خرابی لازم آتی ہے؟

جواب: فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں امام و منفرد کے لئے الحمد شریف پڑھنا واجب ہے۔ قومہ(یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا)اور جلسہ(یعنی دو سجدوں

کے درمیان سیدھا بیٹھنا) دونوں واجب ہیں بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں اِس طرح اُن کا واجب ترک ہو جاتا ہے چاہے کتنی ہی جلدی ہو رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور پہلے سجدے کے بعد سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی۔

سوال: قراءت میں جہر کسے کہتے ہیں؟ نیز جہری نماز کون کون سی ہیں؟ اور ان میں جہر کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اِتنی بلند آواز سے قراءت کرنا جسے کم سے کم تین آدمی سُن سکیں اسے جہر کہتے ہیں۔ نیز نمازِ فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتر جہری نمازیں ہیں، ان میں سے مغرب و عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت اور بقیہ نمازوں کی ہر رکعت میں امام کو جہر سے قراءت کرنا واجب ہے۔

سوال اگر کسی نے سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی تو نماز میں کیا فرق پڑے گا؟

جواب: الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے لہذا اگر کسی نے اسے بعد میں پڑھا تو واجب کا ترک ہو گا۔

سوال: دو فرضوں کے درمیان تین تسبیحات کا فاصلہ دینا کیسا ہے؟

جواب: دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر یعنی تین بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی مقدار وقفہ نہ دینا واجب ہے۔

سوال: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ دعائے قنوت پڑھنے کے لئے رکوع سے پلٹے بلکہ حکم ہے کہ وہ نماز پوری کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے پھر اگر خود ہی یاد آجائے اور رکوع سے پلٹ کر دعائے قنوت پڑھے تو اصح یہ ہے کہ گناہ گار ہوا مگر نماز فاسد نہ ہوئی۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۳۳)

مسائلِ سجدۂ سہو

سوال: نماز کے واجبات میں سے کوئی بھولے سے ترک ہو جائے یا فرائض وواجبات میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو نماز پر کیا اثر پڑے گا؟ نیز اگر جان بوجھ کر واجب چھوڑا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: واجبات نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرائض و واجبات نماز میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (نماز کے احکام ص۲۷۶) (یادرکھئے نماز کے واجبات میں سے کسی کو جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور اس سے توبہ کرنا واجب اور اب ایسی نماز کو مکمل کرنا بھی واجب ہے، پھر بعد میں اس کا اعادہ کرنا بھی واجب ہے۔)

سوال: فرائض وواجبات نماز میں بھولے سے تاخیر ہونے کی مثال دیجئے۔

جواب: قراءت و غیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کے وقفہ ہوا، سجدۂ سہو واجب ہے یا قعدۂ اولی میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد" تو سجدۂ سہو واجب ہے، اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی (جو کہ فرض ہے) تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا (یعنی خاموش بیٹھا رہا) جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔

سوال: مسبوق (یعنی جس کی ایک یا زائد رکعتیں رہ گئی ہوں ایسے مقتدی) نے اگر بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو کیا سجدۂ سہو کرے گا یا نہیں؟

جواب: کثیر اسلامی بھائی ناواقفیت کی بنا پر اپنی نماز ضائع کر بیٹھتے ہیں لہذا یہ مسئلہ خوب توجہ سے پڑھئے مسبوق (یعنی جو ایک یا کئی رکعتیں فوت ہونے کے بعد نماز میں شامل ہوا) کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیرے گا تو نماز جاتی رہے گی اور اگر بھول کر امام کے ساتھ بلا وقفہ فوراً سلام پھیرا تو حرج نہیں لیکن یہ نادر صورت ہے (یعنی ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے) اور اگر بھول کر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے، اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی۔ (نماز کے احکام ص۲۷۸، ۲۷۹)

سوال:اگر کسی نے نماز میں قرآن پاک خلافِ ترتیب پڑھا ہو تو کیا اس صورت میں سجدۂ سہو کرنا ہو گا؟

جواب:کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امرِ خارج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلاً خلافِ ترتیب قرآنِ پاک پڑھنا ترکِ واجب (اور گناہ) ہے مگر اس کا تعلق واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ واجباتِ تلاوت سے ہے لہٰذا سجدۂ سہو نہیں (البتہ اس سے توبہ کرے)۔(نماز کے احکام،ص ۲۷۶)

سوال: کسی پر سجدۂ سہو واجب تھا سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا تو اب کیا کرے؟

جواب:سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا، کرلے۔ میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہو، یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا، کرلے۔ جو چیز مانع بنا ہے مثلاً کلام وغیرہ منافیٔ نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو سجدۂ سہو نہیں ہو سکتا بلکہ اب نماز دوبارہ پڑھے۔(نماز کے احکام ص ۲۸۱)

سوال:اگر سجدۂ سہو واجب ہونے کے باوجود نہیں کیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب:نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوا، اسے نہ کیا تو ایسی نماز لوٹانا واجب ہے۔

سوال: سجدۂ سہو واجب ہونے یا نہ ہونے کی چند اور صورتیں بیان کیجئے۔

جواب:میرے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت نماز کے احکام صفحہ ۲۷۶ تا ۲۷۸ پر مزید یہ صورتیں تحریر فرماتے ہیں:**(۱)۔۔۔**تعدیلِ ارکان (مثلاً رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا یا دو سجدوں کے درمیان ایک بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی مقدار سیدھا بیٹھنا بھول گئے سجدۂ سہو واجب ہے۔**(۲)۔۔۔**دعائے قنوت یا تکبیرِ قنوت بھول گئے، سجدۂ سہو واجب ہے۔ **(۳)۔۔۔** نماز میں اگر چہ دس واجبات ترک ہوئے سہو کے دو ہی سجدے سب کے لئے کافی ہیں۔**(۴)۔۔۔** فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے، سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا دوبارہ پڑھئے۔**(۵)۔۔۔** سنتیں یا مستحبات مثلاً ثناء، تعوذ، تسمیہ، آمین، تکبیرات انتقالات اور تسبیحات کے ترک سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا نماز ہو گئی۔ مگر دوبارہ پڑھ لینا مستحب ہے، بھول کر ترک کیا ہو یا جان بوجھ کر۔**(۶)۔۔۔** امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔

(۷)۔۔۔اگر مقتدی سے بحالت اقتداء سہو واقع ہوا تو سجدۂ سہو واجب نہیں اور نماز لوٹانے کی بھی حاجت نہیں۔

سوال: سجدۂ سہو کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:التحیات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ درود شریف بھی پڑھ لیجئے، پھر سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیجیے۔ (نماز کے احکام ص ۲۸۰)

نماز کے مفسدات

سوال: نماز کے مفسدات بیان کیجیے۔

جواب:عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب بنام "نماز کے احکام" کے صفحہ ۲۳۹ تا ۲۴۶ پر "بھائیو! نماز کے مفسدات سیکھنا فرض ہے" کے انیتس حروف کی نسبت سے نماز توڑنے والی ۲۹ باتیں بیان کی گئی ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔بات کرنا۔ **(۲)۔۔۔**کسی کو سلام کرنا۔ **(۳)۔۔۔**سلام کا جواب دینا۔ **(۴)۔۔۔**چھینک کا جواب دینا۔ (نماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لے تب بھی حرج نہیں اور اگر اُس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔ **(۵)۔۔۔**خوشخبری سن کر جواباً اَلْحَمْدُ للہ کہنا۔ **(۶)۔۔۔**بری خبر (یا کسی کی موت کی خبر سن کر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" کہنا۔ **(۷)۔۔۔**اذان کا جواب دینا۔ **(۸)۔۔۔**اللہ عزوجل کا نام سن کر جواباً جَلَّ جَلَالُہٗ کہنا۔ **(۹)۔۔۔**سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا اسمِ گرامی سن کر جواباً درود شریف پڑھنا مثلاً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنا (اگر جَلَّ جَلَالُہٗ یا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جواب کی نیت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی)۔

نماز میں رونا

(۱۰)۔۔۔درد یا مصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ آہ، اُوہ، اُف، تُف نکل گئے یا آواز سے رونے میں حروف پیدا ہو گئے، نماز فاسد ہو گئی۔ اگر رونے میں صرف آنسو نکلے، آواز و حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ (اگر نماز میں

امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور "اَرِے"، "نَعَمْ"، "ہاں" زبان سے جاری ہو گیا تو کوئی حرج نہیں کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خوش اِلْحَانی کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹوٹ گئی۔

نماز میں کھانسنا

(۱۱)۔۔۔ مریض کی زبان سے بے اِختیار آہ! اُوہ! نکلا نماز نہ ٹوٹی، یونہی چھینک، کھانسی جماہی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔ **(۱۲)۔۔۔** پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مِثْل ہے اِس سے نماز فاسد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ، اور اگر حروف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نماز فاسد ہو گئی۔

(۱۳)۔۔۔ کھنکارنے میں جب دو حروف ظاہر ہوں جیسے "اَح" مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض، اور اگر عُذر سے ہو، مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے، مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (بہار شریعت، ج۱، ص۶۰۸ حصہ:۳)

دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا

(۱۴)۔۔۔ نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسدِ نماز ہے، یونہی اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہوا سے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں! اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف وغیرہ پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں۔

(بہار شریعت، ج۱، ص۶۰۹ حصہ:۳)

(۱۵)۔۔۔ اسلامی کتاب یا اسلامی مضمون دورانِ نماز جان بوجھ کر دیکھنا اور اِرادتاً سمجھنا مکروہ ہے، دنیوی مضمون ہو تو زیادہ کراہیت ہے، لہٰذا نماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اِس طرح رکھئے کہ اُن کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا اُن پر رومال وغیرہ اڑھا دیجئے، نیز دورانِ نماز ستون وغیرہ پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔

عملِ کثیر

(۱۶)۔۔۔ عملِ کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہو اور نہ ہی اصلاحِ نماز کے لئے کیا گیا ہو، جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان بھی غالب ہو کہ نماز میں نہیں تب بھی عملِ کثیر ہے، اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک و شبہہ ہے کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہو گی۔

اعمالِ نماز کی مثال: مثلاً صلوۃ التسبیح پڑھتے ہوئے کوئی قومہ یا جلسے میں تسبیحات پڑھنے کی وجہ سے زیادہ دیر ٹھہرتا ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ تسبیحات اعمالِ نماز سے ہے اگرچہ اس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ نماز میں نہیں۔

اصلاحِ نماز کی مثال: جیسے کوئی نماز میں سجدۂ سہو واجب ہونے پر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد پھر سے سجدے کرے تو اگرچہ دور سے دیکھنے والے کو یہ گمان ہو کہ اس کی نماز ختم ہو گئی اب کیوں سجدے کر رہا ہے؟ مگر اس دیکھنے والے کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ عمل (یعنی سجدۂ سہو) اصلاحِ نماز کے لئے کیا گیا ہے۔

دورانِ نماز لباس پہننا

(۱۷)۔۔۔ دورانِ نماز کُرتا یا پاجامہ پہننا یا تہبند باندھنا۔ **(۱۸)۔۔۔** دورانِ نماز ستر کُھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رکن ادا کرنا یا تین بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانا۔

نماز میں کچھ نگلنا

(۱۹)۔۔۔ معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تِل بغیر چبائے نگل لیا، یا قطرہ منہ میں گرا اور نگل لیا۔ **(۲۰)۔۔۔** نماز شروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ **(۲۱)۔۔۔** نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اجزا منہ میں باقی نہیں صرف لعابِ دہن میں کچھ اثر رہ گیا ہے، اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہو گی۔ **(۲۲)۔۔۔** منہ میں شکر وغیرہ ہو جو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہو گئی۔ **(۲۳)۔۔۔** دانتوں سے خون نکلا، اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہو گی ورنہ ہو جائے گی، (غلبہ کی علامت یہ ہے کہ اگر حلق

میں مزہ محسوس ہوا تو نماز فاسد ہو گئی، نماز توڑنے میں ذائقے کا اعتبار ہے اور وُضو ٹوٹنے میں رنگ کا، لہٰذا وُضو اس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سرخ (یعنی لال) ہو جائے اور اگر تھوک زرد (یعنی پیلا) ہے تو وُضو باقی ہے۔)

دورانِ نماز قبلہ سے انحراف

(۲۴)۔۔۔بلا عذر سینے کو سمت کعبہ سے ۴۵ درجہ سے زیادہ پھیر نا مفسد نماز ہے، اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں۔ مثلاً حَدَث (یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا گمان ہوا اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ ہوا ہو نماز فاسد نہ ہو گی۔

نماز میں سانپ مارنا

(۲۵)۔۔۔سانپ بچھو کو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ سانپ، بچھو کو مارنا اُس وقت مباح ہے جبکہ سامنے سے گزریں، اور ایذا دینے کا خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے۔ (۲۶)۔۔۔پے درپے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار مارا نماز جاتی رہی اور اگر پے درپے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے۔

نماز میں کھجانا

(۲۷)۔۔۔ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہٹا لیا یہ دو بار ہوا اگر اب اِسی طرح تیسری بار کیا تو نماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔

"اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہنے میں غلطیاں

(۲۸)۔۔۔تکبیراتِ انتقالات میں "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کے "الف" کو دراز کیا یعنی "آللّٰہُ" یا آکْبَر کے "الف" کو دراز کیا یعنی "آکْبَر" کہا یا اکبر کے "ب" کے بعد الف بڑھایا یعنی "اَکْبَار" کہا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر تکبیرِ تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ اکثر مکبر (یعنی جماعت میں امام کی تکبیرات پر زور سے تکبیریں کہہ کر آواز

پہنچانے والے) یہ غلطیاں زیادہ کرتے ہیں اور یوں اپنی اور دوسروں کی نمازیں غارت کرتے ہیں، لہٰذا جو ان احکام کو اچھی طرح نہ جانتا ہو اُسے مکبر نہیں بننا چاہئے۔**(۲۹)۔۔۔** قراءت یا اذکارِ نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائے، اُس غلطی سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

سوال: اگر کوئی نماز میں ایسا عمل کرے جو مفسداتِ نماز سے ہے تو نماز پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: نماز فاسد ہو جائے گی اور ایسی نماز وقت کے اندر دوبارہ پڑھنا فرض ہے ورنہ قضاء ہو جائے گی۔

سوال: نماز کے دوران قبلہ سے سینہ قصداً پھیرا تو کیا حکم ہو گا؟ اور بلا قصد پھیرا تو کیا حکم ہے؟

جواب: بلاعذر سینے کو سمتِ کعبہ سے ۴۵ درجہ سے زیادہ پھیر نا مفسدِ نماز ہے، اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں۔ مثلاً حدث (یعنی وضو ٹوٹ جانے کا گمان ہوا اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ ہوا ہو نماز فاسد نہ ہو گی۔

سوال: کسی نمازی نے دوران نماز قرآن پاک یا کسی کاغذ وغیرہ میں لکھی ہوئی آیت دیکھ کر پڑھی تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہو گا؟ نیز اگر دیکھا اور سمجھا مگر پڑھا نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسدِ نماز ہے، یونہی اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہوا سے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں! اگر اپنی یاد پر پڑھتا ہو اور مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں۔ کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا، یونہی اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لئے اُسے دیکھا یا نہیں، ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے اور بلا قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں، یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب تحریر غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔ (بہار شریعت، ج۱ص۶۰۹حصہ:۳)

سوال: نماز کے دوران معمولی سا کھانے یا پینے کا کیا حکم ہے؟ اور اگر نماز شروع کرنے سے پہلے کچھ کھایا تھا اور اب منہ کے اندر کچھ رہ گیا ہو تو وہ کتنا ہو کہ اس کے کھانے سے نماز فاسد ہو جائے گی؟ نیز کوئی میٹھی (یعنی گھل جانے والی) چیز کھائی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تل بغیر چبائے نگل لیا، یا قطرہ منہ میں گرا اور نگل لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ نماز شروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اور نماز میں اُسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر چنے سے کم ہے تو مکروہ۔ نیز نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اُس کے اجزا منہ میں باقی نہیں صرف لعابِ دہن میں کچھ اثر رہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہو گی۔

نماز کے مکروہاتِ تحریمہ

سوال: نماز کے مکروہاتِ تحریمہ کون کون سے ہیں؟

جواب: نماز کے مکروہات تحریمہ درج ذیل ہیں:

(۱)--- داڑھی، بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا۔ **(۲)---** کپڑا سمیٹنا جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے یا پیچھے سے اٹھا لیتے ہیں، ہاں! اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑانے میں حرج نہیں۔ **(۳)---** سدل یعنی کپڑا لٹکانا: جیسے سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کے کنارے لٹکتے ہوں، ہاں! اگر ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا (یعنی بل دے دیا) اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ **(۴)---** آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر اس طرح نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ **(۵)---** دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہِ تحریمی ہو گی۔ **(۶)---** پیشاب، پاخانہ یا ریح کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت (یعنی گنجائش) ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے، ہاں! اگر ایسا ہے کہ

فراغت اور وُضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیں پھر بعد میں اعادہ کریں۔ اگر دورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے، اگر اُسی طرح پڑھ لی تو گناہ گار ہوں گے۔ **(۷)۔۔۔** دورانِ نماز کنکریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے۔ ہاں! اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہو تا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ **(۸)۔۔۔** نماز میں انگلیاں چٹخانا۔ **(۹)۔۔۔** تشبیک یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں (یعنی انگلیاں چٹخانا اور تشبیک) مکروہِ تحریمی ہیں۔ **(۱۰)۔۔۔** کمر پر ہاتھ رکھنا۔ **(۱۱)۔۔۔** نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا۔ **(۱۲)۔۔۔** اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا، چاہے پورا منہ پھیرا یا تھوڑا، اور منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضرورت دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر کسی ضرورت کے تحت ہو تو حرج نہیں۔ **(۱۳)۔۔۔** مرد کا سجدے میں کلائیوں کو بچھانا۔ **(۱۴)۔۔۔** کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ **(۱۵)۔۔۔** نماز میں ناک اور منہ چھپانا۔ **(۱۶)۔۔۔** بلا ضرورت کھنکار (یعنی بلغم وغیرہ) نکالنا۔ **(۱۷)۔۔۔** قصداً جماہی لینا (اگر خود بخود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے)۔ **(۱۸)۔۔۔** الٹا قرآن مجید پڑھنا (مثلاً پہلی رکعت میں "تَبَّتْ" پڑھی اور دوسری میں "اِذَاجَاءَ")۔ **(۱۹)۔۔۔** کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً قومہ اور جلسہ میں پیٹھ سیدھی ہونے سے پہلے ہی رکوع یا دوسرے سجدے میں چلے جانا۔ **(۲۰)۔۔۔** قیام کے علاوہ کسی اور موقع پر قرآن مجید پڑھنا۔ **(۲۱)۔۔۔** رکوع میں پہنچ کر قراءت ختم کرنا۔ **(۲۲)۔۔۔** امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔ **(۲۳)۔۔۔** دوسرا کپڑا ہونے کے باوجود صرف پاجامہ یا تہبند میں نماز پڑھنا۔ **(۲۴)۔۔۔** کسی آنے والے شناسا کی خاطر (یعنی آو بھگت کے لئے) امام کا نماز کو طول دینا۔ ہاں! اگر اس کی نماز پر اعانت (مدد) کے لئے ایک دو تسبیح کی قدر طول دیا تو حرج نہیں۔ **(۲۵)۔۔۔** زمین مغصوبہ (یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو) میں نماز پڑھنا۔ یا **(۲۶)۔۔۔** ایسے پرائے کھیت میں نماز پڑھنا جس میں زراعت (یعنی فصل) موجود ہو۔ یا **(۲۷)۔۔۔** جتے ہوئے

کھیت میں نماز پڑھنا۔ یا **(۲۸)۔۔۔** قبر کے سامنے نماز پڑھنا جبکہ قبر اور نمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو۔ **(۲۹)۔۔۔** کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔ **(۳۰)۔۔۔** یوہیں انگر کھے (ایک لمبامر دانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں، چولی اور دامن، اس) کے بند (بٹن) نہ باندھنا اور اچکن (یعنی ایک لمبالباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے) وغیرہ کے بٹن نہ لگانا، اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلارہا تو ظاہر کراہتِ تحریم ہے اور اگر نیچے کرتا وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔ (بہار شریعت، ج۱ص۶۳۰) **(۳۱)۔۔۔** جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔ **(۳۲)۔۔۔** ایسی جگہ نماز پڑھی جہاں تصاویر ہوں تو نماز کے مکروہِ تحریمی ہونے کی چند صورتیں ہیں: اگر تصاویر پورے قد (یعنی سر سے پاؤں تک) کی ہوں اور چھپی ہوئی بھی نہ ہوں اور نمازی کے آگے بروجہ تعظیم آویزاں ہوں یا رکھی ہوئی ہوں یا مصلے پر ہوں تو نماز اُس جگہ مکروہِ تحریمی ہوگی کہ پڑھنی گناہ اور اگر پڑھ لی ہو تو دوبارہ اس کو پڑھنا واجب ہوگا اور اگر یہ تصاویر پورے قد کی نہ ہوں صرف چہرہ ہو یا نصف قد یعنی سر سے سینے تک کی تصاویر ہوں تو نماز ایسی جگہ مکروہِ تنزیہی ہوتی ہے۔

اسی طرح اگر تصاویر پورے قد کی ہوں لیکن نمازی کے آگے نہ رکھی ہوئی ہوں بلکہ دائیں، بائیں تعظیم کے ساتھ رکھی ہوئی ہوں تو اس صورت میں بھی نماز مکروہ تنزیہی ہوگی یعنی پڑھنا اگرچہ گناہ تو نہیں اور نہ اُس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے مگر بہتر یہ ہے کے ایسی جگہ نماز پڑھنے سے احتراز کیا جائے اور اگر تصاویر نمازی کے آگے ہو یا دائیں بائیں ہو لیکن بروجہ تعظیم آویزاں نہ ہوں اور نہ ہی مصلے پر ہوں تو اس صورت میں نماز میں کوئی کراہت نہیں۔ (فتویٰ دارالافتاء اہلسنت)

سوال: نماز شروع کرنے سے پہلے ہی یا دورانِ نماز پیشاب، پاخانہ یارِیح کی شدت ہو تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: پیشاب، پاخانہ یا ریح کی شدت ہونا (نماز کے مکروہاتِ تحریمہ میں سے ہے) اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔

ہاں! اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وُضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لے اور بعد میں اس کا اعادہ کرے اور اگر دورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے، اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوں گے۔

سوال: جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے ؟ نیز نمازی کے سامنے یا پیچھے اگر جاندار کی تصویر آویزاں ہو تو نماز کا کیا حکم ہے ؟

جواب: جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔(نماز کے احکام۔ص۲۵۸)

تصویر کے سامنے نماز پڑھنا اُس وقت مکروہِ تحریمی ہے جب کہ تین شرطیں پائی جائیں ورنہ مکروہِ تنزیہی ہوگی اور وہ شرطیں یہ ہیں: (۱)۔۔۔تصویر پورے قد کی ہو۔(۲)۔۔۔نمازی کے سامنے ہو۔ (۳)۔۔۔تعظیم کے طور پر رکھی ہو۔پس اگر اِن تین میں سے ایک بھی شرط نہ پائی جائے تو نماز مکروہِ تنزیہی ہوگی۔

سوال: سدل کسے کہتے ہیں؟ نیز نماز میں سدل کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سدل یعنی کپڑا لٹکانا، مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں! اگر ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا(یعنی بل دے دیا) اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اِس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اُس کا ایک سرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر، اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

سوال: نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا کیسا ہے؟ اور اگر نماز میں صرف آنکھیں اِدھر اُدھر پھیر کر دیکھتا رہا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا،اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا،چاہے پورا منہ پھیرا یا تھوڑا،(یہ نماز کے مکروہاتِ تحریمہ میں سے ہے)منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضرورت دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر کسی ضرورت کے تحت ہو تو حرج نہیں۔

سوال: نمازی کے سجدے والی جگہ پر کنکریاں پڑی ہوں تو کیا کرے؟

جواب: دورانِ نماز کنکریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے۔ہاں!اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے،چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔

سوال: کسی آنے والے کو رکعت میں شامل کرنے کے لئے کیا امام رکوع کو تھوڑا طول دے سکتا ہے؟

جواب: کسی آنے والے شناسا کی خاطر (یعنی آو بھگت کے لئے) امام کا نماز کو طول دینا نماز کے مکروہات تحریمہ میں سے ہے،ہاں!اگر اُس کی نماز پر اعانت (مدد) کے لئے ایک دو تسبیح کی قدر طول دیا تو حرج نہیں۔

امامت کی شرائط

سوال: امامت کی شرائط بیان کیجئے۔

جواب: امام کے لئے چھ شرطیں ہیں: (۱)۔۔۔ صحیح العقیدہ مسلمان ہونا۔ (۲)۔۔۔بالغ ہونا۔ (۳)۔۔۔عاقل ہونا۔(۴)۔۔۔مرد ہونا۔(۵)۔۔۔ قراءت صحیح ہونا۔(۶)۔۔۔معذور نہ ہونا۔

سوال: لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں؟

جواب: لڑکا بارہ سال اور لڑکی نو سال سے کم عمر تک ہرگز **بالغ وبالِغہ** نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں (ہجری سِن کے اِعتِبار سے) ۱۵ برس کی کامل عمر میں ضَرور شَرعاً بالغ وبالِغہ ہیں،اگرچِہ آثارِ بُلُوغ (یعنی بالغ ہونے کی علامتیں) کچھ ظاہِر نہ ہوں۔ان عمروں کے اندر اگر آثار پائے جائیں،یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی

کو سوتے خواہ جاگتے میں **اِنزال** ہو(یعنی منی نکلے)یالڑکی کو حَیض آئے یا جِماع سے لڑکا(کسی لڑکی کو)**حامِلہ** کر دے یا(جِماع کی وجہ سے)لڑکی کو حَمْل رہ جائے تو یقیناً بالغ و بالِغہ ہیں۔اور اگر **آثار** نہ ہوں، مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ و بالِغہ ہیں اور ظاہِر حال اُن کے قول کی تکذیب نہ کرتا(یعنی جھٹلا تا نہ)ہو تو بھی بالغ و بالِغہ سمجھے جائیں گے اور تمام بُلُوغ کے اَحکام نِفاذ پائیں گے اور(لڑکے کے)داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کے پِستان(یعنی چھاتی)میں اُبھار پیدا ہونا کچھ **معتبر** نہیں۔(فتاوی رضویہ ج۱۹ ص ۶۳۰)

سوال: کیا پاگل یا مجنون یا مجذوب امامت کرواسکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: پاگل یا مجنون یا مجذوب امامت نہیں کرواسکتا کیونکہ امامت کی ایک شرط ہے عاقل ہونا جو کہ اِن میں نہیں۔

سوال: تراویح میں نابالغ کو امام بنانا کیسا؟

جواب: نابالغ کے پیچھے بالغین کی تراویح نہیں ہوگی یہی صحیح ہے۔(بہار شریعت ج۱، ص ۶۹۲)

معذورِ شرعی کے مسائل

سوال: شرعی معذور کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: قطرہ آنے، پیچھے سے ریح خارج ہونے، زخم بہنے، دکھتی آنکھ سے بوجہ مرض آنسو بہنے، یوں ہی بوجہ مرض کان، ناف، پستان سے پانی نکلنے، پھوڑے یا ناسور سے رطوبت بہنے اور دست آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔اگر کسی کو اس طرح کا مرض مسلسل جاری رہے اور شروع سے آخر تک پورا ایک وقت گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ فرض نماز ادا نہ کر سکا تو وہ شرعاً معذور ہے۔اب ایک وُضو سے اُس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔اُس کا وُضو اس مرض سے نہیں ٹوٹے گا۔(نماز کے احکام، ص ۴۳)

اس مسئلے کو مزید آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اس قسم کے مریض اپنے معذور شرعی ہونے یا نہ ہونے کی جانچ اس طرح کریں کہ عذر شروع ہونے کے بعد کسی فرض نماز کو وقت میں پڑھنے کی کوشش کریں کہ وضو کر کے طہارت کے ساتھ کم از کم فرض رکعتیں ادا کی جا سکیں۔اگر پورے وقت کے دوران بار

بار کوشش کے باوجود اِتنی مہلت نہیں مل پائی کہ کبھی دورانِ وضو ہی عذر لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی وضو مکمل کر لینے کے بعد، یا نماز ادا کرتے ہوئے حتی کہ آخری وقت آگیا تو اب انہیں اجازت ہے کہ وضو کر کے اس وقت کی نماز ادا کریں نماز ہو جائے گی۔ اب چاہے دورانِ ادائیگی نماز بیماری کے باعث نجاست بدن سے خارج ہی کیوں نہ ہو رہی ہو نماز ہو جائے گی۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں کسی شخص کی نکسیر پھوٹ گئی یا اس کا زخم بہہ نکلا تو وہ آخری وقت کا انتظار کرے اگر خون منقطع نہ ہو (بلکہ مسلسل یا وقفے وقفے سے جاری رہے) تو وقت نکلنے سے پہلے وضو کر کے نماز ادا کرے۔" (البحر الرائق، ج ا، ص ۳۷۳-۳۷۴)

سوال: معذور ہو جانے کے بعد اگلے وقتوں میں کتنی بار وہ عُذر پایا جائے تو معذور رہے گا؟ نیز ایسا معذور شخص کس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھے گا اور کس صورت میں کھڑے ہو کر؟

جواب: جب عُذر ثابت ہو گیا تو جب تک نماز کے ایک پورے وقت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا۔ مثلاً کسی کے زخم سے سارا وقت خون بہتا رہا اور اِتنی مہلت ہی نہ ملی کہ وضو کر کے فرض ادا کر لے تو معذور ہو گیا۔ اب دوسرے اوقات میں اتنا موقع تو مل جاتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دفعہ زخم سے خون بہہ جاتا ہے، تو اب بھی معذور ہے۔ ہاں! اگر پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی خون نہ بہا تو معذور نہ رہے گا اور پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وقت مسلسل مرض ہوا) تو پھر معذور ہو جائے گا۔ (نماز کے احکام، ص ۴۴،۴۳) (نیز ایسے شخص کو نماز پڑھنے کے لئے) اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔ (بہار شریعت، جلد ا، ص ۳۸۷)

سوال: کن صورتوں میں معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: معذور کے وضو ٹوٹنے کی چند صورتیں یہ ہیں:

(ا)۔۔۔ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج غروب ہوتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو

وضونہ جائے گا کیونکہ ابھی تک کسی فرض نماز کاوقت نہیں گیا۔ فرض نماز کاوقت جاتے ہی معذور کا وضو جاتا رہتاہے اور یہ حکم اس صورت میں ہو گا جب معذور کا عُذر دورانِ وضو یا بعدِ وضو ظاہر ہو، اگر ایسانہ ہو اور دوسرا کوئی حدث (یعنی وضو توڑنے والا معاملہ) بھی لاحق نہ ہو تو فرض نماز کاوقت جانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اب وہ معذور نہ رہا۔

(۲)۔۔۔ معذور کا وضو اگرچہ اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے مگر دوسری کوئی چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا مثلاً جس کو ریح خارج ہونے کا مرض ہے، زخم بہنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور جس کو زخم بہنے کا مرض ہے اس کا ریح خارج ہونے سے وضو جاتا رہے گا۔

(۳)۔۔۔ معذور نے کسی حدث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اس صورت میں ہو گا جب معذور نے اپنے عذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وضو کیا ہو اگر اپنے عذر کی وجہ سے وضو کیا تو بعد وضو عذر پائے جانے کی صورت میں وضو نہ ٹوٹے گا۔) مثلاً جس کا زخم بہتا تھا اس کی ریح خارج ہوئی اور اس نے وضو کیا اور وضو کرتے وقت زخم نہیں بہا اور وضو کرنے کے بعد بہا تو وضو ٹوٹ گیا۔ ہاں! اگر وضو کے درمیان بہنا جاری تھا تو نہ گیا۔

(۴)۔۔۔ معذور کے ایک نتھنے سے خون آرہا تھاوُضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وضو جاتا رہا، یا ایک زخم بہہ رہا تھا اب دوسرا بہا یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانے سے پانی آرہا تھا جس کے سبب معذور تھا اب دوسرے دانے سے آیا وضو ٹوٹ گیا۔

سوال: اگر معذور کے عذر کی وجہ سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں تو اُنہیں پاک کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: معذور کو ایسا عُذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو پاک کرکے

نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضروری نہیں۔اسی سے پڑھے اگرچہ مصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے تب بھی اُس کی نماز ہو جائے گی۔

نوٹ:(معذور کے وضو کے تفصیلی مسائل "فتاوی رضویہ مخرجہ جلد ۴ ص ۳۶۷ تا ۳۷۵"اور"بہار شریعت، جلد ۱، ص ۳۸۷ تا ۳۸۵" سے معلوم کر لیجئے۔)

مسائلِ نمازِ جمعہ

سوال: نمازِ جمعہ کا حکم اور جمعہ قائم کرنے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: جمعہ فرضِ عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکّد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ اور جمعہ قائم کرنے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو(یعنی نہ پائی جائے) تو جمعہ ہو گا ہی نہیں۔

(۱)۔۔۔ مصر(یعنی شہر) یا فنائے مصر کا ہونا۔**(۲)۔۔۔** سلطانِ اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا ہو۔**(۳)۔۔۔** وقتِ ظہر کا ہونا۔**(۴)۔۔۔** خطبہ کا ہونا۔**(۵)۔۔۔** جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد کا ہونا۔**(۶)۔۔۔** اِذنِ عام ہونا۔(بہارِ شریعت ج ۱، ص ۷۶۲)

سوال: جمعہ کی ایک شرط "اذنِ عام" ہونا بھی ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اِذنِ عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا نہ ہوا۔(بہارِ شریعت ج ۱، ص ۷۷۰)

سوال: جمعہ کی شرائط میں "وقتِ ظہر" سے کیا مراد ہے؟ نیز خطبۂ جمعہ کی شرائط بیان کیجئے۔

جواب: وقتِ ظہر سے مراد یہ ہے کہ ظہر کے وقت میں جمعہ کی نماز پوری ہو جائے تو اگر درمیانِ نماز میں اگرچہ تشہد مکمل پڑھ لینے کے بعد عصر کا وقت آ گیا، جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔

خطبۂ جمعہ میں چار شرطیں ہیں:(۱)۔۔۔ وقتِ ظہر میں ہونا۔ (۲)۔۔۔ نماز سے پہلے ہونا۔ (۳)۔۔۔ایسی جماعت کے سامنے ہونا جو جمعہ کے لئے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد ۔ (۴)۔۔۔اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سُن سکیں۔(بہارِ شریعت ج۱، ص۷۶۶)

سوال: کیا خطبہ عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں بھی دیا جاسکتا ہے؟

جواب: غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان میں خطبہ خلط کرنا (یعنی ملا کر پڑھنا) خلافِ سنّتِ مُتَوَارِثَہ ہے (یعنی زمانۂ رسالت سے اب تک چلی آنے والی سنت کے خلاف کرنا ہے)۔

سوال: ادائیگیِ جمعہ فرض ہونے کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: جمعہ کی ادائیگی فرض ہونے کی 11 شرائط ہیں:

(۱)۔۔۔شَہر میں مقیم ہونا۔(۲)۔۔۔صِحّت یعنی تندرست ہونا، لہٰذا مریض پر جُمُعہ فرض نہیں، مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجدِ جُمُعَہ تک نہ جاسکتا ہو، یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھّا ہو گا۔ شیخِ فانی مریض کے حکم میں ہے۔(۳)۔۔۔آزاد ہونا، لہٰذا غلام پر جُمُعہ فرض نہیں اور اُس کا آقا مَنع کر سکتا ہے۔ (۴)۔۔۔مرد ہونا۔ (۵)۔۔۔ بالغ ہونا۔ (۶)۔۔۔عاقِل ہونا۔ (۷)۔۔۔ انکھیارا ہونا(اندھا نہ ہونا)۔ (۸)۔۔۔چلنے پر قادِر ہونا۔ (۹)۔۔۔قَید میں نہ ہونا۔(۱۰)۔۔۔بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا۔ (۱۱)۔۔۔بارش یا آندھی یا اَولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اِس قَدَر کہ اُن سے نقصان کا خوفِ صحیح ہو۔

(بہارِ شریعت ج۱ص ۷۷۲،۷۷۰)

سوال: اگر نابینا کو مسجد تک لے جانے والا کوئی موجود ہو تو کیا اس پر جمعہ واجب ہو گا؟

جواب: یک چشم (یعنی جس کی ایک آنکھ صحیح اور ایک خراب ہو) اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔ یوہیں جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو موجود ہو اس پر جمعہ فرض ہے، اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلّف نہ جا سکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو (اُجرتِ مثل پر لے جائے یا بلا

اُجرت) اس پر جمعہ فرض نہیں۔اور بعض نابینا بلا تکلّف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پُوچھے جاسکتے ہیں اُن پر جمعہ فرض ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۲، ۷۷۱)

سوال: جس پر کسی عذر کی وجہ سے جمعہ فرض نہیں یا جمعہ کی جماعت نہ ملی ہو تو وہ کون سی نماز پڑھیں گے؟

جواب: جس پر کسی عذر کی وجہ سے جمعہ فرض نہیں یا جمعہ کی جماعت نہ ملی ہو، وہ ظہر کی نماز پڑھیں گے۔مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں اُن لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پہلے جماعت کریں یا بعد میں۔یو ہیں جنہیں جمعہ نہ ملاوہ بھی بغیر اذان واقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں، جماعت اِن کے لئے بھی ممنوع ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۴، ۷۷۳)

مسائل نماز عیدین

سوال: عیدین کی نماز کس کس پر پڑھنا واجب ہے؟ نیز اِن دونوں نمازوں کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟

جواب: **عیدَین** یعنی عید الفطر اور بقر عید کی نَماز واجِب ہے مگر سب پر نہیں صِرف ان پر جن پر جمعہ واجِب ہے۔اور **اِن** دونوں نمازوں کا وَقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے (یعنی طلوعِ آفتاب کے ۲۰ مِنَٹ کے بعد) سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عید اضحی میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے۔(نماز کے احکام ص ۴۴۱)

سوال: کیا عیدین کی نماز کے لئے بھی کچھ شرائط ہیں؟ نیز اس میں خطبہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: **عیدَین** کی ادا کی وُہی شرطیں ہیں جو جمعہ کی ہیں، صِرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ کا خُطبہ شرط ہے اور **عیدَین** میں سُنَّت۔جمعہ کا خطبہ قبل از نَماز ہے اور **عیدَین** کا نَماز کے بعد۔(نماز کے احکام ص ۴۴۱)

سوال: نمازِ عید پڑھنے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: پہلے اِس طرح نیّت کیجئے: ''میں نے نیّت کی دو رَکعت نَماز عیدُ الفطر یاعیدُ الاضحی کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے، پیچھے اِس امام کے'' پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور **ثناء** پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھایئے اور اللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ **جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔** پھر امام **تَعَوُّذ** اور **تسمیہ** آہستہ پڑھ کر **الحمد** شریف اور سورت جہر (یعنی بُلند آواز) کے ساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکعَت میں پہلے **الحمد** شریف اور سُورت جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اللّٰہُ اَکْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور قاعِدے کے مطابِق نَماز مکمَّل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار ''سُبْحٰنَ اللّٰہ'' کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رَہنا ہے۔ (نماز کے احکام ص ۴۴۰)

سوال: اگر کسی کو عید کی نماز اَدھوری ملی تو وہ کس طرح پڑھے؟

جواب: **پہلی** رَکعَت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامِل ہوا تو اُسی وَقت (تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچِہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچِہ امام نے تین سے زِیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کرنے پایا کہ امام نے سر اُٹھا لیا تو باقی ساقِط ہو گئیں (یعنی بَقِیَّہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامِل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بَقِیَّہ) پڑھے اُس وَقت کہے۔ اور

رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر دوسری رَکعت میں شامِل ہوا تو پہلی رَکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقت کہے۔ دوسری رَکعَت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پاجائے فَبِھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکعَت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (نماز کے احکام ص ۴۴۳)

سوال: اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی تو کیا کرے؟

جواب: **امام** نے نَماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامِل ہی نہ ہوا تھا یا شامِل تو ہوا مگر اُس کی نَماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے، پڑھ لے ورنہ (بِغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں! بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رَکعت چاشت کی نَماز پڑھے۔ (نماز کے احکام ص ۴۴۳)

اقتداء کی شرائط

سوال: نماز کی جماعت میں مقتدیوں کے لئے کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: نماز کی جماعت میں مقتدیوں کے لئے 13 شرائط ہیں:

(۱)۔۔۔ نیتِ اقتدا: یعنی امام کی اقتدا کی نیّت کرنا۔

(۲)۔۔۔ نیتِ اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا: یعنی نیت کرتے ہی تکبیرِ تحریمہ کہہ لی جائے یا تکبیرِ تحریمہ سے پہلے نیت کی ہو پھر تکبیرِ تحریمہ کہی، بشرطیکہ پہلے نیت ہونے کی صورت میں کوئی اجنبی کام نیت و تحریمہ میں جدائی ڈالنے والا نہ ہو یعنی ایسا نہ ہو کہ نیت کر لی پھر کوئی اور کام مثلاً کھانا کھا لیا اور اب دوبارہ نئی نیت نہیں کی بلکہ اُسی نیت پر تکبیرِ تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دی تو ایسی صورت میں اقتداء درست نہیں ہو گی۔

(۳)۔۔۔ امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا: یعنی امام یا مقتدی میں سے کوئی ایک سوار ہو تو دوسرا پیدل نہ ہو۔ اور اگر میدان میں ہو تو دونوں کے درمیان اتنا چوڑا راستہ نہ ہو کہ جس میں ایک بیل گاڑی گزر سکے۔

(۴)۔۔۔ دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نمازِ مقتدی کو مُتَضَمِّنْ ہو: یعنی اگر امام نفل پڑھ رہا ہے اور مقتدی بھی نفل تو ایک ہی نماز ہو گی، اور اگر امام نفل پڑھ رہا ہے اور مقتدی فرض تو اقتداء درست نہیں ہو گی۔ ہاں! اگر امام کی نماز مقتدی کی نماز کو اپنے ضمن میں لئے ہوئے ہو تو اقتداء درست ہو گی جیسے امام فرض پڑھ رہا ہو اور مقتدی نفل کی نیت کر لے تو اقتداء درست ہو جائے گی کیونکہ فرض کے اندر نفل موجود ہے۔

(۵)۔۔۔ امام کی نماز کا مذہبِ مقتدی پر صحیح ہونا:

(۶)۔۔۔ امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا: یعنی امام کی نماز خود اُس (یعنی امام) کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو تو جب بھی اقتداء صحیح نہ ہوئی مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہہ گیا جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کئے امامت کی، حنفی اس کی اقتداء نہیں کر سکتا اگر کرے گا نماز باطل ہو گی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتداء صحیح ہے جبکہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کئے بھول کر امامت کی، تو حنفی اس کی اقتداء کر سکتا ہے اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقعہ ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔ اور اگر امام نے عورت یا عضوِ تناسل کو چھونے کے بعد جان بوجھ کر پڑھا دی تو نماز نہ ہو گی کہ اس کی خود نہ ہوئی کہ وہ اپنے مذہب کے اعتبار سے بے وضو ہے تو مقتدی کی کیسے ہو گی۔

(۷)۔۔۔ شرائط کی موجودگی میں عورت کا محاذی (برابر) نہ ہونا: یعنی عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا اس وقت مرد کے لئے مانع اقتدا ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔ (اس مسئلہ کی مزید شرائط ہیں جو مکتبہ دار السنہ دہلی کی مطبوعہ **"آسان فرض علوم"** میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔)

(۸)۔۔۔ مقتدی کا امام سے مقدم (یعنی آگے) نہ ہونا: یعنی اگر امام کے برابر کھڑے ہوں تو یہ ضروری ہے کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گٹا (یعنی ایڑی) امام کے گٹے سے آگے نہ ہو سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں۔

(۹)۔۔۔امام کے انتقالات کا علم ہونا: یعنی امام اِس وقت رکوع میں ہے یا سجدہ میں مقتدی کو اِس کا علم ہونا ضروری ہے خواہ یہ علم امام کی آواز سن کر ہو یا مُکَبِّرْ کی آواز سے۔

(۱۰)۔۔۔امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہونا: یعنی امام اگرچہ مسافر ہی کیوں نہ ہو اُس کی اقتداء درست ہو جائے گی جبکہ اُس امام کا مسافر یا مقیم ہونے کا علم ہو۔

(یہ حقیقۃً صحتِ اقتداء کی شرط نہیں بلکہ حکمِ صحتِ اقتداء کے لئے شرط ہے، لہٰذا بعدِ نماز اگر حال معلوم ہو جائے تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔)

(۱۱)۔۔۔ارکان کی ادا میں شریک ہونا: یعنی جب امام قیام کرے تو مقتدی بھی قیام میں ہو اس کے بعد رکوع سجود وغیرہ میں شامل رہے۔ امام سے پہلے رکوع و سجود وغیرہ ارکان ادا نہ کرے۔

(۱۲)۔۔۔ارکان کی ادا میں مقتدی کا امام کے مثل ہونا یا کم ہونا: یعنی اگر مقتدی رکوع و سجود پر قادر ہے تو امام بھی رکوع و سجود پر قادر ہو، اگر امام رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو تو اس کے پیچھے اس کی نماز نہیں ہو گی جو رکوع و سجود پر قادر ہے ہاں! اگر مقتدی بھی رکوع و سجود سے عاجز ہے تو ہو جائے گی۔

(۱۳)۔۔۔یوہیں شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا: یعنی نماز کی شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا مثلاً مقتدی کا ستر چھپا ہو اور امام کا ستر کھلا ہو تو ستر چھپانے والے مقتدی کی نماز نہ ہو گی۔

(بہار شریعت، ج ا، ص ۵۶۲ تا ۵۶۷، ماخوذا)

مسائل شرعی مسافر

سوال: شرعی مسافر کسے کہتے ہیں؟ نیز کیا اُس پر شرعی احکامات سفر شروع کرتے ہی نافذ ہو جائیں گے؟

جواب: **شرعاً** مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اِقامت مَثَلاً شہر یا گاؤں سے باہَر ہو گیا۔ خشکی میں سفر پر تین دن کی مسافت سے مراد ساڑھے ستاون میل (تقریباً ۹۲ کلو میٹر) کا فاصلہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۷۴۰، ۷۴۱) **محض** نیّتِ سفر سے مسافر نہ ہو گا بلکہ مسافر کا حکم اُس

وَقت ہے کہ اپنی بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے، شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے **متصل** (مُتْ۔تَ۔صِل) یعنی ملی ہوئی) ہے اس سے بھی باہر آجائے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۲ص۷۲۲)

نیز **مسافر** اُس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا کسی آبادی میں پورے ۱۵ دن ٹھہرنے کی نیّت نہ کرلے۔ یہ اُس وقت ہے جب پورے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً ۹۲ کلو میٹر) چل چکا ہو، اور اگر تین منزل (یعنی تقریباً ۹۲ کلو میٹر) پہنچنے سے پہلے واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (دُرِّمُختار ج۲ص۷۲۸)

سوال: مسافر پر نماز میں قصر کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور اگر اس نے نماز میں قصر نہ کی بلکہ چار فرض مکمل ادا کرلئے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: **مسافر** پر واجب ہے کہ نَماز میں قصر کرے یعنی چار رَکعَت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گناہ گار و عذابِ نار کا حق دار ہے کہ واجب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے۔ اور اگر دو رَکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نَماز نفل ہو گئی ہاں! اگر تیسری رَکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اِقامت کی نیت کرلی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رُکوع کا اِعادہ کرنا ہو گا اور اگر تیسری کے سجدے میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قراءت نہ کی نَماز فاسد ہو گئی۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۷۴۳)

سوال: مسافر نے قصر کے بجائے چار رکعت فرض کی نیّت باندھ لی مگر یاد آنے پر دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیا تو کیا ایسی نماز ہو جائے گی؟

جواب: مسافر نے قصر کے بجائے چار رَکعت فرض کی نیت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نَماز ہو جائے گی۔ اِسی طرح مقیم نے چار رَکعَت فرض کی جگہ دو رَکعَت فرض کی نیّت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اُس کی بھی نَماز ہو گئی۔ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ”نیتِ نماز میں رکعتوں کی تعداد

مقرر کر ناضروری نہیں کیونکہ یہ ضمناً حاصل ہے۔نیت میں تعداد معین (یعنی مقرّر) کرنے میں خطا (یعنی بھول) نقصان دِہ نہیں۔" (دُرِّ مُختار ج۲ص۱۲۰)

سوال: جو نماز سفر میں قضا ہوئی اس کو حالتِ اقامت میں (یعنی سفر ختم ہونے کے بعد) پڑھے تو قصر کرنی ہو گی یا پوری پڑھیں گے؟ اور یونہی برعکس کہ حالتِ اقامت کی قضا نماز کو سفر میں ادا کرے تو کس طرح پڑھے گا؟

جواب: حالت اقامت میں ہونے والی قضا نمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قصر نَمازیں مُقیم ہونے کے بعد بھی قَصر ہی پڑھی جائیں گی۔(نماز کے احکام ص۳۱۸)

سوال: وطنِ اصلی اور وطنِ اقامت کسے کہتے ہیں؟ نیز وطنِ اقامت کس طرح ختم ہو جاتا ہے؟

جواب: وَطن کی دو قسمیں ہیں:(1)۔۔۔**وَطنِ اصلی:** یعنی وہ جگہ جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سُکونت (یعنی رہائش اختیار) کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔(۲)۔۔۔**وطنِ اِقامت:** یعنی وہ جگہ کہ مسافر نے پندَرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔(عالمگیری ج۱ص۱۴۲)

نیز ایک **وطن** اِقامت دوسرے وطنِ اِقامت کو باطِل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندَرہ دن کے ارادے سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادے سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔ یونہی وطنِ اِقامت وطنِ اصلی اور سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔

(دُرِّمُختار ج۲ص۷۳۹، بہارِ شریعت ج۱ص۷۵۱)

مسائل نماز جنازہ

سوال: نمازِ جنازہ فرضِ عین ہے یا فرضِ کفایہ؟ اگر فرضِ کفایہ ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ نیز غائبانہ نمازِ جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: **نمازِ جنازہ** "فرضِ کفایہ" ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کر لے تو سب برِیُّ الذِّمَّہ ہو گئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے۔اِس کے لئے جماعت شَرط نہیں، ایک شخص

بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا۔ اس کی فرضیّت کا انکار کفر ہے۔(بہارِ شریعت ج ا ص ۸۲۵) نیز میّت کا سامنے ہونا ضروری ہے، لہذا غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہو سکتی۔(نماز کے احکام ص ۳۸۵)

سوال: نمازِ جنازہ میں نمازی کے لئے کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ میں **مصلّی** (نمازی) کے لحاظ سے تو وہی شرطیں ہیں جو مطلق نماز کی ہیں مثلاً:

(۱)۔۔۔ طہارت: یعنی مصلّی کا نجاستِ حکمیہ و حقیقیہ سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا۔
(۲)۔۔۔ ستر عورت۔(۳)۔۔۔ قبلہ کو منہ ہونا۔(۴) نیت، اِس میں وقت شرط نہیں اور تکبیرِ تحریمہ (نمازِ جنازہ کا) رُکن ہے شرط نہیں۔(بہارِ شریعت ج ا، ص ۸۲۵)

سوال: نمازِ جنازہ میں میّت سے متعلق کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ میں میّت سے تعلق رکھنے والی چند شرطیں ہیں:

(۱)۔۔۔ میّت کا مسلمان ہونا: میّت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا، تو اگر مردہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اُس وقت زندہ تھا اور اکثر باہر نکلنے سے پیشتر مر گیا تو اُس کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔
(۲)۔۔۔ میّت کے بدن و کفن کا پاک ہونا: بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اُسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو، اور کفن پہنانے سے پیشتر اُس کے بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں۔ اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں۔
(۳)۔۔۔ جنازہ کا وہاں موجود ہونا: یعنی کُل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا، لہٰذا غائب کی نماز نہیں ہو سکتی۔

(۴)۔۔۔ جنازہ زمین پر رکھا ہونا یا ہاتھ پر ہونا: مگر قریب ہو، اگر جانور وغیرہ پر لدا ہو نماز نہ ہو گی۔
(۵)۔۔۔ جنازہ مصلّی کے آگے قبلہ کو ہونا: اگر مصلّی کے پیچھے ہو گا نماز صحیح نہ ہو گی۔ اور اگر جنازہ الٹا رکھا یعنی امام کے دہنے میّت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی، مگر قصداً ایسا کیا تو گنہگار ہوئے۔

(۶)۔۔۔میّت کا وہ حصۂ بدن جس کا چھپانا فرض ہے چُھپا ہونا۔

(۷)۔۔۔میّت امام کے محاذی ہو: یعنی اگر ایک میّت ہے تو اُس کا کوئی حصۂ بدن امام کے محاذی (یعنی برابر) ہو اور چند ہوں تو کسی ایک کا حصۂ بدن امام کے محاذی ہونا کافی ہے۔(بہارِ شریعت ج۱، ص۸۲۶۔۸۲۸)

سوال: نمازِ جنازہ کے کتنے ارکان (یعنی فرض) اور کتنی سنّتیں ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ کے **دو رُکن** ہیں: **(۱)**۔۔۔چار بار "اللّٰہُ اَکْبَرْ" کہنا۔ **(۲)**۔۔۔قِیام۔ اور اس میں **تین سنّتِ مؤکدہ** ہیں: **(۱)**۔۔۔ثَناء۔ **(۲)**۔۔۔دُرُود شریف۔ **(۳)**۔۔۔میّت کے لئے دُعا۔

(بہارِ شریعت ج۱ ص۸۲۹)

سوال: نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: **مُقتدی** اِس طرح نیّت کرے: "میں نے نیّت کی اِس جنازے کی نَماز کی، واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے، دُعا اِس میّت کے لئے، پیچھے اِس امام کے" اب امام و مُقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور **ثَناء** پڑھیں۔ اس میں "وَتَعَالٰی جَدُّكَ" کے بعد "وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰـهَ غَيْرُكَ" پڑھیں پھر بِغیر ہاتھ اُٹھائے "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہیں، پھر **دُرُودِ ابراہیم** پڑھیں، پھر بِغیر ہاتھ اٹھائے "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بُلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ۔ باقی تمام اَذکار امام و مقتدی سب آہِستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر بِغیر ہاتھ اُٹھائے **"اَللّٰہُ اَکْبَرْ"** کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔(نماز کے احکام ص ۳۸۲)

سوال: کسی کو جنازے کی اَدھوری جماعت ملی تو بقیہ کس طرح پوری کرے؟

جواب: مَسبوق (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اَندیشہ ہو کہ دُعا وغیرہ پڑھے گا تو پوری کرنے سے قَبل لوگ جنازے کو کندھے تک اُٹھالیں گے تو صِرف تکبیریں کہہ لے دُعا وغیرہ چھوڑ دے۔ اور چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب

تک امام نے سلام نہیں پھیرا شامِل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہے۔ پھر سلام پھیر دے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۱۳۶)

سوال: جوتا چپل پہن کر نمازِ جنازہ پڑھی تو کس چیز کی احتیاط کرنا ضروری ہے؟

جواب: جوتا یا چپل پہن کر اگر نمازِ جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضَروری ہے اور جوتا اُتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضَروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرحمٰن ایک سوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں: "اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اِس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اُتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تَلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے گا۔" (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۹ص۱۸۸)

سوال: کیا مکروہ وقت میں نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جنازہ اگر اوقاتِ ممنوعہ (یعنی کسی مکروہ وقت) میں لایا گیا تو اُسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں، کراہت اُس صورت میں ہے کہ پیشتر (یعنی پہلے) سے تیار موجود ہے اور دیر کی، یہاں تک کہ وقتِ کراہت آ گیا۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۴۵۴)

سوال: اگر کئی جنازے جمع ہوں تو کیا ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟ نیز اس صورت میں امام کے سامنے جنازوں کو رکھنے کی ترتیب کیا ہو گی؟

جواب: چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جاسکتے ہیں، اس میں اِختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قِطار بند۔ یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سرہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سرہانا وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اسی پر قیاس کیجئے)۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۸۳۹)

مسائل اذان واقامت

سوال: مسجدِ محلہ کی جماعتِ اُوْلیٰ کے لئے اذان واقامت کہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: **پانچوں** فرض نَمازیں اِن میں جُمُعہ بھی شامل ہے جب جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لئے اذان سُنّتِ مُؤَکَّدَہ ہے اور اِس کا حکم مِثلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہوں گے۔ اور اقامت اذان سے بھی زیادہ تاکیدی سنّت ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص۴۶۴)

سوال: کیا اشراق وچاشت کے لئے بھی اذان ہو گی؟

جواب: فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر(یعنی منّت کی نماز)، سنن، تراویح، استسقا(یعنی بارش طلب کرنے کی نماز)، چاشت، کُسوف(یعنی سورج گہن کی نماز)، خُسوف(یعنی چاند گہن کی نماز)، نوافل میں اَذان نہیں۔(بہارِ شریعت ج۱ص۴۶۵)

سوال: اگر بے وضو نے اذان دی تو کیا حکم ہے؟

جواب: بے وضو کی اذان صحیح ہے مگر بے وضو شخص کا اذان کہنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

سوال: نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان کہہ دی تو کیا اذان ہو جائے گی؟

جواب: اذان اگر وقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شروع کی اور دورانِ اذان وقت آ گیا دونوں صورتوں میں اذان نہ ہوئی، دوبارہ کہنی ہو گی۔(نماز کے احکام ص۱۴۸)

مسائل سجدۂ تلاوت

سوال: سجدۂ تلاوت کب کیا جاتا ہے؟ نیز اس کے کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: آیتِ سجدہ پڑھنے یا سُننے سے سجدہ واجِب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اِتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سُننے والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بالقَصد سنی ہو، بِلا قصد سُننے سے بھی سَجدہ واجِب ہو جاتا ہے۔(بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص۷۷)

سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ: باوضو کھڑے ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سَجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ شروع اور بعد میں، دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر

کہنا سنّت ہے اور کھڑے ہو کر سَجدے میں جانا اور سَجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام مُستَحَب۔ سجدۂ تلاوت کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اُٹھانا ہے، نہ اس میں تَشَہُّد ہے نہ سلام۔

سوال: آیتِ سجدہ پڑھی یا سنی تو کتنی دیر گزرنے کے بعد سجدہ کرے؟ نیز تاخیر کا حکم بھی بتایئے۔

جواب: سَجدۂ تلاوت نَماز میں فوراً کرنا واجِب ہے اگر تاخیر کی یعنی تین آیات سے زیادہ پڑھ لیا تو گنہگار ہو گا اور جب تک نَماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کوئی نَماز کے مُنافی فعل نہیں کیا تو سجدۂ تلاوت کر کے سجدۂ سَہو بجالائے۔ آیتِ سَجدہ بیرونِ نَماز (یعنی خارج نماز) پڑھی یا سنی تو فوراً سجدہ کرلینا واجِب نہیں ہے البتّہ وُضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۸۳)

نماز میں لقمہ کے مسائل

سوال: لقمہ دینے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: امام جب ایسی غلطی کرے جو مُوجبِ فسادِ نماز ہو (یعنی وہ غلطی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے) تو اس کا بتانا اور اصلاح کرانا ہر مقتدی پر فرضِ کفایہ ہے ان میں سے جو بتادے گا سب پر سے فرض اتر جائے گا اور کوئی نہ بتائے گا تو جتنے جاننے والے تھے سب مرتکبِ حرام ہوں گے اور سب کی نماز باطل ہو جائے گی، کیونکہ غلطی جب مفسدِ نماز ہو تو اس کی اصلاح کرنے کے بجائے خاموش رہنا نماز کو باطل کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ" (ترجمہ: اپنے اعمال باطل نہ کرو) کی وجہ سے نماز باطل کر دینا حرام ہے۔

نوٹ: ایک کا بتانا سب پر سے فرض اس وقت ساقط کرے گا کہ امام مان لے اور کام چل جائے ورنہ اوروں پر بھی بتانا فرض ہو گا یہاں تک کہ حاجت پوری ہو جائے اور امام کو وثوق (اعتماد) حاصل ہو جائے، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک کے بتائے سے امام کا اپنی غلط یاد پر اعتماد نہیں جاتا اور وہ اس کی تصحیح کو نہیں مانتا

اور اس کا محتاج ہوتا ہے کہ متعدد شہادتیں اس کی غلطی پر گزریں تو یہاں فرض ہو گا کہ دوسرا بھی بتائے اور اب بھی امام رجوع نہ کرے تو تیسرا بھی تائید کرے یہاں تک کہ امام صحیح کی طرف واپس آجائے۔
(فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۰ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اور اگر غلطی ایسی ہے جس سے واجب ترک ہو کر نماز مکروہِ تحریمی ہو تو اس کا بتانا ہر مقتدی پر واجب کفایہ ہو گا اور اگر ایک بتادے گا اور اس کے بتانے سے کارروائی ہو جائے تو سب پر سے واجب اتر جائے گا ورنہ سب گنہگار رہیں گے۔

اور اگر غلطی ایسی ہو کہ جس سے نہ فسادِ نماز ہوتا ہو نہ ترکِ واجب، جب بھی ہر مقتدی کو مطلقاً بتانے کی اجازت ہے۔ (فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۱ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: نماز میں لقمہ دینے کی تعریف اور اس کے جائز ہونے کی وجہ بیان کیجئے۔

جواب: لقمہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اصل میں لقمہ دینا مقتدی کی طرف سے امام کو کچھ سکھانا اور امام کا مقتدی سے سیکھنا ہے۔ اور حالتِ نماز سیکھنے اور سیکھانے کا موقع نہیں بلکہ یہ امور نماز کے فاسد ہو جانے کا باعث ہیں مگر ضرورت کی جگہ پر یا اُن مقامات پر جہاں لقمہ دینے کے بارے میں نص وارد ہے شریعت نے اِس کی اجازت دی اور ضرورت اور نص میں بیان کردہ جگہ کی حد تک نماز میں لقمہ دینے اور لینے والے پر سے نماز ٹوٹنے کا حکم معاف رکھا۔

لیکن جہاں کہیں بے محل (یعنی جہاں اجازت نہیں تھی وہاں) لقمہ دیا گیا تو نماز ٹوٹنے کا اصل حکم لوٹ آئے گا۔ مثلاً جب امام کو واپس آنے کی اجازت نہ ہو تو ایسے موقع پر لقمہ دینا بے محل ہے اور کسی نے لقمہ دیا تو اس کی نماز گئی۔ یعنی ٹوٹ جائے گی۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۲۶)

نوٹ: کہاں غلطی مفسدِ نماز ہے اور کہاں نہیں اس کا معلوم پڑنا اور وہ بھی نماز کی حالت میں ہر ایک کا کام نہیں، لہٰذا جہاں فسادِ معنی کا شبہ ہو وہاں اپنے طور پر کوئی فیصلہ کرنے کے بجائے جید علما سے رجوع کیا جائے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۲۶)

سوال: کیا بچہ بھی لقمہ دے سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! بالغ مقتدیوں کی طرح تمیز دار بچہ بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ جبکہ نماز آتی ہو یعنی جو ضروری مسائل سے آگاہ ہو۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۱۸)

سوال: لقمہ کے الفاظ کہتے وقت کیا نیّت ہونی چاہئے؟

جواب: جو شخص بھی لقمہ دے اس کو چاہئے کہ لقمہ دیتے وقت وہ قراءت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے، کیونکہ قراءت سے مقتدی کو منع کیا گیا ہے جبکہ لقمہ دینا اسے منع نہیں، لہٰذا جو منع ہے اس کی نیّت نہ کرے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۱۹)

سوال: کتنی بار غلط لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: جہاں لقمہ نہیں دینا تھا وہاں ایک ہی دفعہ لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جائے گی نماز ٹوٹنے کے لئے لقمہ کی تکرار شرط نہیں۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۲۴)

سوال: اگر غلطی پر امام سوچنے لگ جائے تو لقمہ دینے میں کتنا انتظار کرنا چاہئے؟

جواب: امام غلطی کر کے خود متنبّہ (یعنی باخبر) ہو گیا اور یاد نہیں آتا، یاد کرنے کے لئے رکا، اگر تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار رکے گا تو نماز مکروہِ تحریمی ہو جائے گی اور سجدۂ سہو واجب ہو گا، تو اس صورت میں جب اسے رکا دیکھیں، مقتدیوں پر بتانا واجب ہو گا کہ خاموشی قدرِ ناجائز تک نہ پہنچے۔ یعنی امام کو تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کی مقدار خاموش رہنے کا موقع نہ دیا جائے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۱۶)

سوال: کن الفاظ سے لقمہ دینا چاہئے؟

جواب: مختلف حالتوں میں مختلف طرح لقمہ دیا جا سکتا ہے مثلاً: **(۱)۔۔۔** جب امام قرآن بھولے تو جو بھولا ہے وہ بتائے، بہتر یہ ہے کہ جہاں سے بھولا ہے اس کے پیچھے کی آیت بتائے پھر وہ آیت جو یہ بھولا ہے۔ **(۲)۔۔۔** اگر امام سورت میں سے کچھ پڑھتے پڑھتے بھول گیا آگے یاد نہیں آتا تو یہ بھی جائز ہے کہ کسی اور سورت یا آیت کا لقمہ دے دیا جائے۔ **(۳)۔۔۔** جب انتقالِ رکن یعنی ایک رکن سے دوسرے رکن کی

طرف آنے میں سہو ہو تو بہتر یہ ہے کہ تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ اللہ) کے ذریعے لقمہ دے، اور اگر تکبیر (یعنی اَللہُ اَکْبَر) کے ذریعے دیا تو بھی جائز ہے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۳۰)

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

چاند کس دن دکھے گا معلوم کرنے کا فارمولہ

سوال: ہر قمری مہینے کی پہلی تاریخ کس دن ہو گی؟ معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جس سنہ ہجری کے قمری مہینے کی پہلی تاریخ کا دن معلوم کرنا ہو اس کے سنہ کو ۸ سے تقسیم کر دیں، تقسیم کرنے کے بعد جو باقی بچے اس کو جدول میں دئے ہوئے عدد کے سامنے مہینہ اور دن دیکھیں۔ مثلاً سنہ ۱۴۴۲ ہجری کی پہلی شوّال المکرم کس دن ہو گی؟ پس ۱۴۴۲ کو ۸ سے تقسیم کیا تو باقی ۲ بچا، اب ۲ کے سامنے اور شوّال کے نیچے دیکھا تو جمعہ نکلا، اور واقعی پہلی شوّال ۱۴۴۲ ہجری کو جمعہ تھا۔ پس اس قاعدے اور جدول کی مدد سے آپ گزرے ہوئے اور آنے والے قمری مہینوں کی پہلی تاریخ کا دن معلوم کر سکتے ہیں۔

عدد	ربیع الآخر رمضان	جمادی الاولی	محرّم شوّال	جمادی الاخری ذی القعدہ	صفر رجب	ربیع الاوّل ذی الحجہ	شعبان
1	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
2	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر	منگل
3	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار
4	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
5	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر
6	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر
7	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ

نوٹ: علمِ ہیئت، علمِ توقیت، علمِ تقویم اور علمِ طب کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ملاحظہ فرمائیں کتاب بنام "تسلیم التوقیت" مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ ﷺ

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ

خطباتِ مصطفائی
و
خطباتِ شفیقی

(حصہ اوّل)

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

ش	خطباتِ مصطفائی	ش	خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالتِ مآب ﷺ	1	محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفی ﷺ
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنی اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حسّی اور نورِ معنوی	5	اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول ﷺ
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ اوّل: مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی

خطیبِ ثانی و مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم

استاد کو تدریس کے اعلی منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایہ تحریر جس میں تدریس کے جدید دور میں جدید و قدیم طریقوں کے ساتھ ساتھ تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

تدریس کے

26 طریقے

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆...**پہلا باب:** تدریس کے نکات
☆...**دوسرا باب:** تدریس کے 26 طریقے
☆...**تیسرا باب:** درجے کی ترقی کے فارمولے
☆...**چوتھا باب:** طلبہ کے درمیان کئے جانے والے 19 بیان
☆...**پانچواں باب:** جسمانی و ذہنی نشو نما کے فارمولے
☆...**چھٹا باب:** 63 انوکھی معلومات
☆...**ساتواں باب:** 63 انوکھے سوالات
☆...**آٹھواں باب:** 40 انوکھے چٹکلے
☆...**نواں باب:** 40 انوکھی پہیلیاں
☆...**دسواں باب:** 40 انوکھی حکمتیں
☆...**گیارہواں باب:** 26 انوکھی حکایات
☆...**بارہواں باب:** تاریخ ساز شخصیات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ دار السنۃ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ﷺ

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب بنام

آسان فرض علوم

سوالاً جواباً

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆...عقائد کا بیان ☆...عقائد پر دلائل کا بیان ☆... تقلید کا بیان

☆...امام کے پیچھے قراءت کرنے کا بیان ☆...رفع یدین کا بیان ☆...باطل فرقوں کا بیان

☆... نماز کا بیان ☆...میّت کا بیان ☆...روزے کا بیان

☆...زکوۃ کا بیان ☆...حج و عمرے کا بیان ☆... قربانی کا بیان

☆... عقیقے کا بیان ☆... نکاح کا بیان ☆...طلاق کا بیان

☆... قسم کا بیان ☆...حدود کا بیان ☆...کمانے کے حلال طریقے

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ ﷺ

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو"

آخر لڑکیوں کی پیدائش میں

قصور کس کا

؟

مرد کا یا عورت کا

اسلام اور سائنس کی روشنی میں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں
☆...پانچ لرزہ خیز واردات
☆...بیٹیوں کے فضائل
☆...سائنس کیا کہتی ہے؟
☆...دلچسپ سوالات و جوابات
☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟
☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟
☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ
☆...بے اولادی کے 4 روحانی علاج
☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی